لی مع اللہ

محبوب الٰہی عطا

الحمد للہ کہ عطا اس منزل سے بھی بحسن وخوبی گزر گئے۔ یہ سب اُس سرمستی اور وجد آفریں کیفیت کا فیض ہے کہ جو سرچشمہ علم لدنی کے توسط سے عطا ہوتی ہے۔ عطا کی حمد، نعت اور مناقب اسی عقیدت مندی کا وہ باسلیقہ اور فن کارانہ اظہار ہے کہ جس میں جوش و سرمستی کے ساتھ ساتھ ایک وجد آور کیفیت ہمہ وقت قاری کو سرشار رکھتی ہے۔ ماقبل الذکر جملہ فنی و فکری محاسن کا اگر ژرف نگاہی سے عطا کی شاعری میں بالاستیعاب مطالعہ کیا جائے تو یہ تسلیم کیے بغیر چارہ نہیں کہ عطا ایک نابغۂ روزگار ہے اور اس کی فنی عظمت کو بہرحال ادبی دُنیا میں وہ پذیرائی حاصل ہونی چاہیے کہ وہ اس کا حق دار ہے۔ مجھے صوبہ خیبر پختون خوا میں اس پائے کا نعت گو اور مناقب گو شاعر کہیں دکھائی نہیں دیتا نہ ہی ماضی میں کوئی ایسی مثال سامنے آتی ہے اور نہ حال میں کوئی اتنا مستغرق فن شاعر دکھائی دیتا ہے۔ عطا کی طبع موزوں کی جولانیوں کا ایک اور میدان رُباعی ہے۔ میں یہ کہنے کی جسارت ضرور کروں گا کہ نعتیہ اور منقبتیہ رُباعی میں عطا کا اختصاص بے نظیر ہے۔ اُس نے رُباعی جیسی پرمایہ صنفِ سخن کے مزاج کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے جن کمالات کا مظاہرہ کیا ہے اُن سے کسی صورت صرفِ نظر نہیں برتا جا سکتا۔ عطا صاحب کی عارفانہ رُباعی ہند و پاک میں اپنی فنی و فکری معراج کے باعث ہمیشہ اسلوبیاتی سطح پر نادرہ کاری کا ایک معتبر حوالہ قرار پائے گی۔

ڈاکٹر محمد سفیان صفی

لی مع اللہ

محبوب الٰہی عطا

اشاعت اوّل : 2013ء

کتاب : لی مع اللہ

شاعر : محبوب الٰہی عطا

ناشر : محمد عابد

قیمت : 400روپے

تزئین : عبدالحفیظ

مطبع : بی پی ایچ پرنٹرز، لاہور

Le-Ma'Allah

by

Mahbob Elahi Ata

Edition - 2013

اہتمام

مثال پبلشرز رحیم سینٹر پریس مارکیٹ امین پور بازار، فیصل آباد
Ph:2615359 -2643841 Mob:0300-6668284
E-mail:misaalpb@gmail.com

شوروم

مثال کتاب گھر، صابریہ پلازہ، گلی نمبر 8، منشی محلہ، امین پور بازار، فیصل آباد

نذر

بحضور سیّدنا عالی مقام شہیدِ کربلا

حضرت امام حسین علیہ السّلام

رُباعی

اے قاسمِ انوارِ سحر ابنِ علیؓ
مجھ کو بھی ملے فیضِ نظر ابنِ علیؓ
مجموعۂ لی مع اللہ ہے پیشِ حضور
کر دیجے اسے آپ امر ابنِ علیؓ

رُباعی

صدیوں سے فلک بوس ہے ایمان حسینؓ
اللہ رے یہ رفعتِ ایقان حسینؓ
اسلام کے ہے دوشِ اُفق پر روشن
خورشید صفت آپ کا احسان حسینؓ

فہرست

محبوب الٰہی عطّا کی عطانوازیاں

ڈاکٹر فرمان فتح پوری کا یہ ارشاد کہ رُباعی ایک مشکل صنفِ سخن ہے، شاعر سے خصوصی موزونیٔ طبع کے ساتھ مہارتِ عروضی ومشاقیٔ سخن گوئی کا تقاضا کرتی ہے، اگر اسے کسی موضوع کے لیے پابند کرلیا جائے تو پھر رُباعی نگار کی مشکلات دو چند ہو جاتی ہیں، بحمداللہ محبوب الٰہی عطّا کو رُباعی گوئی کی خصوصی توفیق عطا ہوئی ہے، تبھی تو انھوں نے نعت جیسے لطیف و نازک موضوع پر کمالِ مہارت کے ساتھ ''چرخِ اطلس'' کے نام سے ایک پورا مجموعہ اُردو کو دے دیا ہے۔ یہ سب جانتے ہیں کہ نعت گوئی کی راہِ مستقیم پر چلنا تلوار کی تیز دھار پر چلنا ہوتا ہے، عطّا نے اس راہِ پُرخطر کو ایسی مستانہ راست روی کے ساتھ طے کیا ہے اور فکروفن کی گُل کاریوں کے ساتھ حضورِ اکرم ﷺ سے عقیدت و محبّت کے ایسے قیمتی موتی بکھیرے ہیں کہ ان کی ہر رُباعی پر صلِ علیٰ سبحان اللہ کے کلمات خود بخود قاری کی زبان پر آ جاتے ہیں۔۔۔، میں نے بطورِ خاص ڈاکٹر صاحب کی تحریر کو من وعن پیش کیا کہ ڈاکٹر صاحب نے اختصار سے بڑی جامع، مدلل اور خوبصورت رائے کا اظہار کیا ہے، محبوب الٰہی عطّا کے فنِ نعت گوئی/رُباعی گوئی پر اور بہت سے ممتاز اہلِ قلم، ناقدینِ سخن نے بھرپور اظہارِ خیال فرمایا ہے اور بڑے والہانہ انداز سے ان کا پُرتپاک خیرمقدم کیا ہے۔ ان میں محترم احمد ندیم قاسمی، پروفیسر محمد سفیان صفی، پروفیسر صوفی عبدالرشید، ڈاکٹر سیّد منوّر ہاشمی، پروفیسر محمد ارشاد، محمد اظہار الحق،

آصف ثاقب، عبدالقادر ساجد، سلطان سکون، قاضی محمد بشیرالدین اور کئی صاحبانِ دانش شامل ہیں "عطائے رسول ﷺ" اور "آئینہ در آئینہ" کے بعد "چرخِ اطلس" کے سلسلۂ سخن گوئی کا سفر "زمزمۂ ہاتف"، "انوارِ سروش" اور "مطلعِ انوار" تک آپہنچا ہے، سب شعری مجموعے بطورِ خاص رُباعیات سے آراستہ ہیں۔ "انوارِ سروش" اور "مطلعِ انوار" میں دیگر حمدیہ و نعتیہ کلام اور سلام و مناقب بھی شامل ہیں اور ایک گوشہ غزلیات سے بھی مرصع ہے، اب ان کا تازہ شعری مجموعہ 'لی مع اللہ' تمام تر تابانیوں کے ساتھ جلوہ افروز ہے۔ اِس تازہ مجموعے میں بھی حمدیہ/نعتیہ رُباعیات، کلامِ نعت، سلام و منقبت اور غزلیات شامل ہیں۔

۔۔۔حیرت ہوئی اور بڑی خوشی بھی کہ ماشاءاللہ کس التزام سے یعنی تسلسل کے ساتھ، کس انہماک سے اور کس قدر قلبی وارفتگی، عقیدت و محبّت اور نیازمندی کے ساتھ محبوب الٰہی عطؔا اپنے رشحاتِ قلم سے ایک عالم کے دِل منور کر رہے ہیں، سب کو سرشار و سرمست کر رہے ہیں، یہ سعادت و خدمت کسی کسی کو اللہ تبارک وتعالیٰ ودیعت کرتا ہے، بارگاہِ نبوی ﷺ میں کسی کسی کی رسائی مقدر ہوتی ہے، صحابہ کرام، اہلِ بیت اطہار اور اولیاء و اکابرین کا کوئی محبوب بندہ ہوتا ہے، کوئی مرید کہ وہ اس عزت سے نوازا جاتا ہے، عطؔا پر یہ عطائے شیخ بھی ہے، یعنی تکیہ شاہ محمد ہری پور کے سجادۂ طریقت خواجہ محمد افضل چشتی قادریؒ کا احسان و کرم کہ جن سے عطؔا کو قربِ خاص حاصل رہا۔

میں نے محبوب الٰہی عطؔا کے شعری مجموعے دیکھے تو آنکھوں سے لگائے اور چاہا کہ ہر مصرع ہر سطر کو صفحۂ دِل پر مرتسم کرلوں، بے ساختہ عطؔا کے لیے دِل سے ہزاروں دُعائیں نکلیں کہ کیا سعیٔ بے نظیر ہے، کیا کیف و رنگ ہے، کیا فکر و اسلوب ہے، کیا اندازِ بیاں ہے، کیا صورتِ اظہار ہے، کیا عمدہ لفظیات ہے، کیا معنی آفرینی ہے، کیا ادب و احترام ہے، کیا حُسنِ انتظام ہے۔ محبوب الٰہی عطؔا کے یہاں خالی عشقی، متصوّفانہ اور حکیمانہ موضوعات کا بھرپور اظہار ہی نہیں ملتا بلکہ لحہ لحہ، قدم قدم پر وہ اعلائے کلمتہ الحق کا نعرہ بلند کرتے ہوئے نظر آتے ہیں، یزیدِ عصر سے ان کو ازلی بیر ہے، حسینیت اور الٰہیت کا انھیں مکمّل شعور و عرفان

ہے۔۔۔اہلِ فکر کے نزدیک قیام و بقائے عالم شہودِ ہستی ہے اور اس شہودِ ہستی کا مکمل احساس وادراک عطاؔ کی مدھم شیریں آواز میں مدغم محسوس ہوتا ہے۔

'دل مع اللہ' میں ایک مقام پر غالباً ایک غزل میں محبوب الٰہی عطاؔ کی سوچ کا محور دیکھیے:

؎ سوچ کر چلنا ذرا تو اے مسافر راستے
پاؤں کی زنجیر بن جاتے ہیں اکثر راستے

اور عطاؔ نے واقعی جو راہ اپنے لیے متعیّن کی ہے اور وہ جن فضاؤں میں کھوئے ہیں، جس منظر میں گم ہیں جس منزل کی طرف گامزن ہیں، اُس میں بڑی احتیاط اور باخبری اور ہوشیاری کی ضرورت ہے اور یہ کمالِ ہنر اُن کو خوب آتا ہے مگر:

؎ خود کو بھی اُس کے رُوپ میں دیکھا ہے بارہا
دھوکا یہ میں نے عشق میں کھایا ہے بارہا

عطاؔ کے اس جنون و شوق کی داد دیجیے کہ انھوں نے زندگی کو ایک نئے رُخ سے برتنے کی کوشش کی ہے اور پھر خود حیرت زدہ ہیں:

؎ یہ جنوں کا کھیل بھی کیا کھیل ہے
ڈھونڈتے رہتے ہیں پتھر آئینے

میں آپ کو عطاؔ کی غزل کے حصار میں مقیّد نہیں کرنا چاہتا وہ بنیادی طور پر نعت گوئی کا وصفِ خاص رکھتے ہیں اور حمد یہ/نعتیہ رُباعی میں اپنی ایک شناخت قائم کرنے میں ادبی منچ پر نمایاں نظر آرہے ہیں، مولٰنا گرامی، اکبرالٰہ آبادی، امجد حیدرآبادی، اور جوش ملیح آبادی سے راغب مرادآبادی اور شاہ نصیرالدین نصیر گولڑوی تک جو رُباعی کی ایک شاہانہ روایت قائم ہے وہ بھی اس کے امین ہیں اور فنِ رُباعی کے منظرنامے میں نئے رنگ بھرنے کی جستجو میں ہیں اور اپنے معاصرین میں نمایاں اور منفرد نظر آتے ہیں۔

سیّد احمد رئیس

۲۲ جنوری ۲۰۱۳ء

انوارِ لی مع اللہ

دین میں مرکزیت حضورِ اکرم ﷺ کی ذاتِ مبارکہ کو حاصل ہے۔ اہلِ حق اسی نسبت کو مستحکم کر کے دین میں رسوخ اور قربِ حق کو پانے کی جستجو کرتے رہے ہیں۔ ہماری روایت رہی ہے کہ اہلِ فن نے ہر دور میں اس مرکزی نسبت کے بیان کو بہ تقاضائے ایمان حرزِ جاں بنائے رکھا ہے۔ عربی، فارسی، اُردو اور دُنیا بھر میں بولی جانے والی ہر اس زبان میں جس میں حضور کا تذکرہ کرنے والا کوئی کلام کرتا ہے، حضور ﷺ کی ثنا لکھی گئی ہے۔ ثنائے محمدی ﷺ کے بیان کی ہیئتوں کی کوئی حد نہیں لیکن "لی مع اللہ" کے نام سے محبوب الٰہی عطؔا کا مجموعہ دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ اُردو کا دامن وسیع بھی ہے اور اس میں نعتِ نبی ﷺ کو بیان کرنے کے ان گنت اسالیب اور امکان اب بھی کھلے ہیں۔ محبوب الٰہی عطؔا کے رباعیات کے مجموعے جن میں مطلعِ انوار، انوارِ سروش، چرخِ اطلس اور زمزمۂ ہاتف شامل ہیں، ان کی فنی عظمت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ نعت کہنا خود پُل صراط پر چلنے کے مترادف ہے کیونکہ یہ ادبی، اسالیبی، ایمانی اور اعتقادی احتیاط کا میدان ہے اور جب نعت رباعی جیسی مشکل ہیئت میں کہی جا رہی ہو تو مشکلات کئی گنا بڑھ جاتی ہیں لیکن ان مشکلات سے عہدہ برآ ہونے کے لیے تائیدِ ایزدی کس طرح راہ کھولتی ہے اس کا مظاہرہ محبوب الٰہی عطؔا کے مجموعہ ہائے رباعیات کو دیکھ کر ہوتا ہے۔

"لی مع اللہ" عطؔا کا وہ مجموعۂ نعت ہے جو نعتِ نبوی ﷺ کی ان جہتوں کو بیان کرتا

ہے جن میں ایمانی پختگی بھی شامل ہے، بارگاہِ نبوت ﷺ سے تعلق بھی، توحید کا بیان بھی شامل ہے اور کیفیاتِ عشق کا تذکرہ بھی۔ حق یہ ہے کہ زندگی ہی نہیں بلکہ کائنات کا مرکز حضورِ اکرم ﷺ کی ذات ہے۔ اس حقیقت کا جس والہانہ انداز سے عطاؔ نے تذکرہ کیا ہے وہ پڑھنے والے کے دِل میں بھی انہیں کیفیات کی تولید کا باعث بنتا ہے۔

کسی بھی مجموعۂ نعت کی تلاوت کا پہلا فیضان حضور ﷺ کی بارگاہ سے نسبت اور تعلق کی پختگی کا پیدا ہونا ہے۔ عطاؔ جب اپنے اشعار میں حضور ﷺ کی بارگاہ سے نسبت کا تذکرہ کرتے ہیں تو یہ تذکرہ ہمیں حضوری کی کیفیات سے سرشار کرنے لگتا ہے۔

وہی ہے نطقِ خاموشی سے واقف
مخاطب جن سے چشمِ مصطفٰی ﷺ ہے

خلدِ قربِ حق میں رکھتی ہے ہمیشہ جو ہمیں
آپؐ کی نسبت ہے بے شک وہ بہارِ جاوداں

خوبیٔ قسمت کہ وہ ہیں رحمۃٌ للعٰلمین
ہاتھ میں جن کے عطاؔ ہم عاصیوں کی لاج ہے

توحید اور رسالت کا تعلق ایسے ہی ہے کہ ایک کا اقرار دوسرے کے اقرار کے بغیر محال ہے۔ لیکن جب نعتیہ ادب کو دیکھا جائے تو اس تعلق کے بیان کی احتیاط ہمیں اساتذہ کے ہاں ہی نظر آئی۔ اکثر و بیشتر نعت بیان کرتے ہوئے نعت گو شاعر اس تعلق کا استحضار نہیں رکھ پاتے۔ لیکن محبوب الٰہی عطاؔ کے ہاں ہمیں اس تعلق کا بدرجہ کمال اظہار نظر آتا ہے۔ عطاؔ کے اشعار میں جا بجا یہ حقیقت بکھری ہوئی ہے کہ توحید کا مظہر رسالت ہے اور رسالت کے بغیر گوہرِ توحید تک رسائی محال ہے۔ اگر توحید کی معرفت پانی ہے تو اس کا راستہ فقط بارگاہِ نبوت ہے۔ بارگاہِ نبوت سے تعلق کے بغیر کبھی بھی معرفتِ توحید میسر نہیں آسکتی۔

سرِ وحدت جلوۂ افکارِ تو
سر بسر قرآنِ حق کردارِ تو

دیدِ حق دیدِ جمالِ مصطفیٰ ﷺ
ما رَمَیْتَ در خصالِ مصطفیٰ ﷺ

اوصافِ الٰہی کا مظہر ہیں شہِ بطحا ﷺ
وہ عالمِ کثرت میں جلوہ گہ خلوت ہیں

توحید کے گہر ہوں میسر نہ کیوں عطاؔ
ہم ہیں ازل سے بحرِ رسالت سے ہمکنار

حق کے دربارِ مقدس میں رسائی کے لیے
معتبر شاہِ مدینہ ﷺ کا حوالہ دیکھا

بحرِ وحدت کی ولایت جس کو بخشی آپ ﷺ نے
خضرِ راہِ حق ہے وہ اِس پار کا اُس پار کا

نعت میں توصیف حق ڈھلنے لگی
وجد کے عالم میں آمد دیکھیے

دائرہ ہے میم کا شرحِ الف
رازِ حد میں سرِ بے حد دیکھیے

دیدنی ہو گا وہ منظر رو بروئے ذوالجلال
یا محمد ﷺ عرشِ حق پر آپ ﷺ کے ہوتے ہوئے

نعت دراصل عشقِ مصطفیٰ کا بیان ہے اور جب کوئی نعت گو شاعر عشقِ مصطفیٰ کو

بیان کرنے کی کوشش کرتا ہے تو اس کی یہ کوشش اس کے فنی رسوخ کا ہی مظہر نہیں ہوتی بلکہ اس کے ان جذبوں کا اظہار بھی کرتی ہے جن جذبوں میں ڈوب کر وہ تذکارِ عشقِ مصطفیٰ کو اپنے کلام کا حصہ بنا رہا ہوتا ہے۔ محبوب الٰہی عطاؔ کے ہاں یہ رنگ سوا ہے کیونکہ ان کے نزدیک:

چنے گئے ہیں جو عشقِ شہ امم ﷺ کے لیے
کرم ہے اُن کے لیے اور وہ ہیں کرم کے لیے

یعنی عشقِ مصطفیٰ ﷺ ہی زندگی کی اساس اور ہر نفس کو شانِ دوام عطا کرتا ہے۔

نعتِ محبوبِ خدا باعث افراز بھی ہے
یہ سعادت بھی ہے میرے لیے اعزاز بھی ہے

مخزنِ حسنِ احمد ﷺ میں کھو کر عطاؔ
چُن رہی ہے نظر نورِ حق کے نگیں

آئینۂ دیدار ہے اور دیدۂ حیراں
حسنِ رُخِ سرکار ﷺ ہے اور دیدۂ حیراں

ہو وقفِ عشقِ رسولِ ﷺ خدا حیات اگر
ہر ایک تارِ نفس کو دوام ملتا ہے

وجود ہوں جہاں معدوم یہ مقام ہے وہ
نبی ﷺ کے عشق کا یہ سلسلہ انوکھا ہے

ہے سوزِ عطاؔ شمعِ کرم عشقِ نبی ﷺ
ہے باعثِ تخلیقِ قِدم عشقِ نبی ﷺ
جلوہ ہے ہر اِک جس کا عطاؔ کُن کا سبب
ہے ایسا پُر اسرار حرم عشقِ نبی ﷺ

حضورِ اقدس ﷺ کا مقام کائنات کے استحکام اور تسلسل کی اساس ہے۔ جیسا

اقبالؔ نے کہا تھا:

خیمہ افلاک کا استادہ اسی نام سے ہے
نبضِ ہستی تپش آمادہ اسی نام سے ہے

عطاؔ کے مجموعۂ کلام میں بھی یہ رنگ جا بجا نظر آتا ہے کہ اللہ رب العزت نے اگر اس کائنات کو ظہور بخشا تو آپ ﷺ کے ظہور کی خاطر اور اگر اس کائنات کو قرار اور وجود بخشا تو آپؐ کے وجود کی برکت سے۔

لی مع اللہ یک ادائے نازِ تو
ہر زماں ممدوحِ حق اندازِ تو

شمس و قمر ہیں نسبتِ احمد ﷺ سے برقرار
قائم نبیؐ کے دم سے ہے دن رات کا وجود

انوارِ ظواہر ہوں کہ نورِ مستور
رکھتا ہے بہر طور وہی رنگِ ظہور

تمثال بھی آئینۂ کن کی ہو کر
ہے لیسَ کَمِثلِهٖ مرا ربِ غفور

عطاؔ نے اپنے مجموعۂ کلام میں جا بجا اس حقیقت کو بیان کیا ہے کہ زندگی میں فلاح عطائے مصطفیٰ کے بغیر محال ہے۔ زندگی کی اساس اللہ کا کرم اور اس کا فضل ہے اور اللہ کے کرم اور اس کے فضل کے حصول کا راستہ بارگاہِ مصطفیٰ ا ہے کیونکہ اس بارگاہ سے وہ کچھ ملتا ہے جو بادشاہوں کے خزانوں سے نہیں ملتا۔ یہ وہ بارگاہ ہے جس سے تعلق اللہ کے کرم کو اس بارگاہ سے تعلق رکھنے والے کے ساتھ متعلّق کر دیتا ہے:

راحت میں بدل جائیں مرے رنج و الم
بن جائے گھٹا کرب کی بارانِ کرم
گلشن میں بدل جائے مرا دشتِ جنوں
ایسا کوئی اعجاز ہو سرکارِ امم ﷺ

سلطانِ جہاں رحمتِ موجود و عدم
ہے لاج ترے ہاتھ ترے ہاتھ بھرم
بیٹھے ہیں ترے در پہ جمائے نظریں
اے قاسمِ اکرام ﷺ یہ محتاجِ کرم

ثبات جس کے سبب سے ہے ہر زمانے کو
حضور ﷺ فیض وہ فیضِ دوام آپ ﷺ کا ہے

بادشاہوں سے کیا ملے گا وہ
جو مرے شاہِ ﷺ انبیاء سے ملا

عطاؔ کا مجموعۂ نعت ''لی مع اللہ'' ان قربتوں کو پانے کی سبیل ہے جو ایمان و ایقان کا سرچشمہ ہیں، عمل و استقامت کی مہمیز ہیں اور عطائے ذوالجلال کی یافت کی ضمانت:

غبارِ کوئے احمد ﷺ سے جو ہم آغوش ہو جائے
نہ کیوں اس کے لیے ابرِ کرم پُر جوش ہو جائے

نذیر احمد غازی
سابق جج لاہور ہائی کورٹ

۲/اپریل ۲۰۱۳ء

عطاؔ کی فکری و فنی پُرمائیگی

محبوب الٰہی عطاؔ کے فن کا نگار خانہ جس تحیّر زا آب و تاب کے ساتھ دبستانِ ہزارہ کی نمائندگی کرتا ہے اُس کا احساس ہر اُس ادب کے قاری کو ہے جس کی آنکھیں اِس کی چکا چوند سے خیرہ ہو چکی ہیں۔ عطاؔ جس ادائے خاص سے صریرِ ادب پر جلوہ آرا نظر آتا ہے اُس کی ساری سج دھج اُس عرفان کی مرہونِ منت ہے کہ جس کا سرچشمہ علمِ لدنّی ہے۔ عطائے رسول، آئینہ در آئینہ، انوارِ سروش، مطلعِ انوار، چرخِ اطلس اور زمزمۂ ہاتف اسی تاجدارِ سخن کے افسرِ شاہانہ پر جڑے ہوئے وہ کواکب ہیں کہ جن کے رُوحانی انوار سے ایک عالم ضیا بار ہے۔ یہی افسرِ شاہانہ اب کے ''لی مع اللہ'' کے گوہرِ آب دار سے مزین ہو رہا ہے۔ خدا جانے اب اس کی آب و تاب کا کیا عالم ہو۔ عطاؔ کے مذکورہ تمام مجموعوں کی ایک خاص انفرادیت یہ ہے کہ ان کے انتسابات اُن اسلامی رُوحانی شخصیات کے اسمائے گرامی سے آراستہ ہیں کہ جن کے فیوض و برکات سے مسلمانانِ عالم صدیوں سے اکتساب کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ عطاؔ کی رُوحانی اساس بھی انھی عظیم المرتبت انفس کی تجلّیات کے زیرِ بار ہے۔ ''لی مع اللہ'' کو بھی عطاؔ نے اِسی خصوص کی بنا پر حضرت امام حسینؓ کے نام معنون کیا ہے۔ شہیدِ کربلا حضرت امام حسینؓ سے منتسب اس رُباعی کی وجد آور کیفیت ملاحظہ ہو:

صدیوں سے فک بوس ہے ایمان حسینؓ
اللہ رے یہ رفعتِ ایقان حسینؓ
اسلام کے ہے دوشِ اُفق پر روشن
خورشید صفت آپ کا احسان حسینؓ

سیّدنا عالی مقام حضرت امام حسینؓ کے بحضور یہ نذرانۂ عقیدت اپنی فکری وفنی پُر مائیگی کے اعتبار سے عطاؔ کے مافی الضمیر کا برملا و بے ساختہ اظہار ہے۔ پہلے دونوں مصرعوں کا خطابیہ آہنگ توجہ طلب ہے۔ صدیوں سے ایمان کا فلک بوس ہونا فنی محاسن کے اعتبار سے اپنے اندر استعارۂ بالکنایہ کی جملہ خصوصیات رکھتا ہے پھر یہ عمل ابدیت کا حامل بھی دکھائی دیتا ہے گویا جب تک یہ کرۂ ارض قائم ہے ایمان کو یہ تقدم وفضیلت حضرت امام حسینؓ کی شہادت کے طفیل حاصل رہے گی اور اس کی استمراری کیفیت اور استقرار آخرت تک بنی نوعِ انسان کے لیے موجبِ نجات ٹھہرے گا۔ دوسرے مصرعے میں ''رفعتِ ایقان'' کی ترکیب بھی محلِ نظر رہے چونکہ ایمان کا سرچشمہ ایقان ہے بنابرایں یہی رفعتِ ایقان، ایمان کی سرافرازی کا ذریعہ قرار پاتی ہے۔ تیسرے مصرعے میں ''دوشِ اُفق'' کی استعاراتی نوعیت اور چوتھے مصرعے میں ''خورشید صفت احسان'' کی تشبیہاتی معنویت جہاں اس رُباعی کے فنی اسرار کو اُجاگر کرتی ہے وہیں موضوع کی ادائیگی میں ان جملہ محاسنِ فنی کا ایک نامیاتی وحدت میں ڈھل جانا بھی عطاؔ کی معجز بیانی کا ایک معتبر حوالہ ہے۔ میں اِس رُباعی کے حوالے سے صرف یہی عرض کروں گا کہ عطاؔ کے کلام میں ایسی معجز بیانیاں قدم قدم پر آپ کو متحیّر کریں گی۔ یہی وہ مقام ہے کہ جہاں فن اور فکر کا حسین امتزاج اپنی افسوں طرازی سے تحیّر زائی کے اسباب مہیا کرتا ہے۔ اِس عمل میں جہاں فن کار کی دِلی عقیدت منصّۂ شہود پر آتی ہے وہیں اس عقیدت کے اظہار کی پُر مائیگی بھی فن کار کی نفاستِ طبع اور بلند پروازی کی غمّاز ہوتی ہے۔ حمد، نعت اور مناقب میں اس فنی وفکری رفعت کو قائم رکھنا اور اُسے "Sublimity" کا حامل بنانا ایک انتہائی دُشوار اور کٹھن مرحلہ ہے۔ اس مرحلے میں جہاں جملہ لوازمات فن وفکر کا اہتمام ہوتا ہے وہیں حفظِ مراتب کی پاسداری کو بھی ملحوظِ نظر رکھنا ہوتا ہے۔ یہی وہ نازک مقام ہے کہ جہاں بعض اوقات

عقیدت مند سے لغزشِ پا کا اِمکان قوی تر ہو جاتا ہے۔ الحمدللہ کہ عطّا اس منزل سے بھی بحسن وخوبی گزر گئے۔ یہ سب اُس سرمستی اور وجد آفریں کیفیت کا فیض ہے کہ جو سرچشمہ علم لدنی کے توسط سے عطا ہوتی ہے۔ عطّا کی حمد، نعت اور مناقب اسی عقیدت مندی کا وہ باسلیقہ اور فن کارانہ اظہار ہے کہ جس میں جوش وسرمستی کے ساتھ ساتھ ایک وجد آور کیفیت ہمہ وقت قاری کو سرشار رکھتی ہے۔ ماقبل الذکر جملہ فنی وفکری محاسن کا اگر ژرف نگاہی سے عطّا کی شاعری میں بالاستیعاب مطالعہ کیا جائے تو یہ تسلیم کیے بغیر چارہ نہیں کہ عطّا ایک نابغۂ روزگار ہے اور اس کی فنی عظمت کو بہرحال ادبی دُنیا میں وہ پذیرائی حاصل ہونی چاہیے کہ وہ اس کا حق دار ہے۔ مجھے صوبہ خیبر پختون خوا میں اس پائے کا نعت گو اور مناقب گو شاعر کہیں دکھائی نہیں دیتا نہ ہی ماضی میں کوئی ایسی مثال سامنے آتی ہے اور نہ حال میں کوئی اتنا مستغرق فن شاعر دکھائی دیتا ہے۔ عطّا کی طبع موزوں کی جولانیوں کا ایک اور میدان رُباعی ہے۔ میں یہ کہنے کی جسارت ضرور کروں گا کہ نعتیہ اور منقبتیہ رُباعی میں عطّا کا اختصاص بے نظیر ہے۔ اُس نے رُباعی جیسی پرمایہ صنفِ سخن کے مزاج کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے جن کمالات کا مظاہرہ کیا ہے اُن سے کسی صورت صرفِ نظر نہیں برتا جاسکتا۔ عطّا صاحب کی عارفانہ رُباعی ہندوپاک میں اپنی فنی وفکری معراج کے باعث ہمیشہ اسلوبیاتی سطح پر نادرہ کاری کا ایک معتبر حوالہ قرار پائے گی۔ مسبوق الصدر ادبی خدمات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے مجھے یہ عرض کرنے کی اجازت دیجیے کہ یہ سب کچھ جو آج عطّا کا اثاثہ ہے اُس مردِ کامل کی عطا ہے کہ جسے دُنیا حضرت خواجہ محمد افضل خان، قادری چشتی کے نام سے جانتی ہے بے شک عطّا کو یہ مقام اپنے مرشد سے حد درجہ عقیدت کے طفیل ہی حاصل ہوا۔ یہ اُسی رُوحانی عقیدت کا فیض ہے کہ جس کا سرچشمہ رسولِ پاک ﷺ کی ذاتِ مبارک ہے اور پھر درجہ بدرجہ یہی عقیدت اپنے مرشد سے نیازمندی کا ذریعہ قرار پاتی ہے۔ خدا پاک یہ استغراق وانہماک جملہ سالکین کو عطّا فرمائے۔ آمین

ڈاکٹر محمد سفیان صفی

ہزارہ یونیورسٹی مانسہرہ

حمدیہ رُباعیات

سب میں ہے تُو ہی سب سے جدا بھی ہے تُو ہی
ہر ظاہر و باطن سے سوا بھی ہے تُو ہی
یکساں نہ ہو کیوں ہونا نہ ہونا تیرا
جب ہونے نہ ہونے سے ورا بھی ہے تُو ہی

•••

تُو سِرِّ نہاں بھی ہے تُو ہی سِرِّ عیاں
کونین ہیں وسعت میں تری جلوہ فشاں
اپنائے نہ گر تیرا وجودِ ہستی
مِل پائے کسی کو نہ کہیں جائے اماں

•••

یک رنگیَ فطرت کا ہے ہر پل اظہار
نقّاشِ ازل کے ہیں نرالے آثار
وحدت کے پُراسرار نگارستاں میں
ہر نقش ہوا جائے ہے بے نقش و نگار

•••

انوارِ ظواہر ہوں کہ نورِ مستور
رکھتا ہے بہرطور وہی رنگِ ظہور
تمثال بھی آئینۂ کُن کی ہو کر
ہے لَیْسَ کَمِثْلِہٖ مرا ربِّ غفور

•••

کیا جلوہ گری کا ہے انوکھا دستور
کُھل کر بھی ہے سربستہ ترا رنگِ ظہور
آئینۂ قدرت ہے مرے پیشِ نظر
حیرت کی ہے تصویر مری شمعِ شعور

•••

وحدت پسِ وحدت ہے عطا نورِ مدام
کیا ہاتفِ غیبی ہے خدا کا انعام
جو جلوۂ اِلقا کی ہے صورت روشن
مُلہم کے وہی نطق کی ہے شمعِ دوام

•••

نعتیہ رُباعیات

کچھ بھی تو نہ کونین کی زنبیل میں تھا
جو تھا بھی وہ پندار کی تحویل میں تھا
اُس وقت بھی تھے صورتِ انوار حضورﷺ
جب عالمِ کُن عرصۂ تکمیل میں تھا

•••

محرومِ وجود تھی ابھی بزمِ ازل
لفظوں کے ہیولے نہ ہوئے تھے بیکل
گفتار کی ڈالی تھی طرح خالق نے
احمدﷺ کے حسیں نام سے ہی پہلے پہل

•••

حاصل اُسے ترتیل کے انوار نہیں
وہ ہاتفِ غیبی کا سزاوار نہیں
کیوں رمزِ الٰہی کے کُھلیں اُس پر راز
جو واقفِ نطقِ شہِ ابرار نہیں

•••

سن کر جسے اُڑ جائیں فرشتوں کے بھی ہوش
آتی ہے کہاں سے یہ ندائے خاموش
صلوٰۃ کے جلوے تو ہیں موجود مگر
اِلقا کی ضیا ہے نہ کوئی شمعِ سروش

●●●

ہے حاصلِ اسرارِ بقا عشقِ نبی ﷺ
خالق کی ہے پُرنور ادا عشقِ نبی ﷺ
مائل بہ رُخِ شاہِ اُمم ﷺ رکھتا ہے
محبوب ہے کیا صلِّ علیٰ عشقِ نبی ﷺ

●●●

ہے سِرِّ فنا سِرِّ بقا عشقِ نبی ﷺ
وحدت کی ہے سربستہ ادا عشقِ نبی ﷺ
قادر کی ہے قدرت کا ازل ہی سے امیں
کیوں رازِ الٰہ ہو نہ عطا عشقِ نبی ﷺ

●●●

ہے سوزِ عطا ، شمعِ کرم عشقِ نبی ﷺ
ہے باعثِ تخلیقِ قِدم عشقِ نبی ﷺ
جلوہ ہے ہر اِک جس کا عطا کُن کا سبب
ہے ایسا پُراسرار حرم عشقِ نبی ﷺ

●●●

کیوں کر نہ ہو خوشنودیِ رب عشقِ نبی ﷺ
مرکز سے جدا ہوتا ہے کب عشقِ نبی ﷺ
قدرت کے تخیّل کا عطا ہو کے اَمیں
بنتا ہے ہیُولوں کا سبب عشقِ نبی ﷺ

●●●

ہے حاصلِ توصیف و ثنا عشقِ نبی ﷺ
ہر وصف میں ہے حق کی ادا عشقِ نبی ﷺ
کیوں کانِ محاسن نہ مدامی ہو عطا
ہر دور میں ہے حق کی رضا عشقِ نبی ﷺ

●●●

ہے جذبۂ حق ، قوّتِ دیں عشقِ نبی ﷺ
خالق کی رَوش کا ہے امیں عشقِ نبی ﷺ
کیوں باعثِ اعجاز و کرامات نہ ہو
پروردۂ ایمان و یقیں عشقِ نبی ﷺ

•••

کعبے میں مدینے کی فضا دیکھ سکے
سینے میں نہاں عرشِ خدا دیکھ سکے
ہوتا ہے وہی اہلِ نظر میں بینا
جو دیدۂ باطن سے سوا دیکھ سکے

•••

بن کر مرے خالق کی رضا جیتے ہیں
واللہ پئے اسرارِ بقا جیتے ہیں
اِس موت و حیات سے عطا ہو کے ورا
عشاقِ شہِ ارض و سما جیتے ہیں

•••

مہتاب کرے کیوں نہ طوافِ پیہم
دیں کیوں نہ ستارے بھی سلامی ہر دم
ہے عرشِ تخیّل میں مرے نور فشاں
اللہ کے محبوب کی نسبت کا حرم

•••

مہکی ہوئی شفّاف ضیاؤں کی قسم
ہر داغ مٹا دیتے ہیں انوارِ کرم
کیونکر نہ ہوں پاکیزہ عطّا پروانے
ہیں شمعِ مُطَہّر مرے سلطانِ اُممﷺ

•••

کر دیتا ہے معدوم جنھیں عشقِ حضورﷺ
دیتی ہے کہاں لطف اُنھیں موجِ ظہور
جو قُلزمِ تسلیم کے ہیں غوطہ زن
وہ کشف و کرامت کے طلاطم سے ہیں دُور

•••

گُر علمِ لَدُنّی کے سکھا دیتا ہے
سالک کو رہِ عرش دِکھا دیتا ہے
ہے ایسا ولی اللہ یہ عشقِ نبی ﷺ
اللہ سے بندوں کو مِلا دیتا ہے

●●●

قرآن کے اسرار عیاں پہلے ہوئے
کونین میں سرکار ﷺ عیاں پہلے ہوئے
قرآن عطا بعد میں لائے جبریلؑ
قرآن کے انوار عیاں پہلے ہوئے

●●●

ہے موجدِ تسنیمِ ہدیٰ عشقِ نبی ﷺ
ہے باعثِ امواجِ بقا عشقِ نبی ﷺ
مائل بہ کرم شام و سحر رہتا ہے
سرچشمۂ الطافِ خدا عشقِ نبی ﷺ

●●●

پلکوں میں بسا کر نئے انوارِ کرم
کس درجہ ہیں ممنون طلبگارِ کرم
کیسے نہ لگیں ہاتھ عطؔا لعلِ طلب
آمادۂ فیضان ہیں سرکارِ کرم

●●●

ہے طُور کے جلووں کی ادا عشقِ نبی ﷺ
تکریمِ حرم سے ہے سوا عشقِ نبی ﷺ
ہر دور میں انوارِ محمد ﷺ کے سبب
وحدت کا مدینہ ہے عطؔا عشقِ نبی ﷺ

●●●

ترتیل و فصاحت میں کوئی اُن سا کہاں
تلمیحِ شہِ کون و مکاں کے قرباں
ہر لفظ میں ہے جوہرِ کُن کی ترتیب
گفتار میں قدرت کا ہے اندازِ بیاں

●●●

ہیں طالب و مطلوب بہم دیکھتے ہیں
انوار میں انوار ہیں ضم دیکھتے ہیں
درکار ہے خالق کا نظارہ جن کو
وہ جانبِ سلطانِ اُممﷺ دیکھتے ہیں

●●●

ہے لطفِ خدا آپ کا احسانِ کرم
قسمت سے ہی ملتا ہے یہ فیضانِ کرم
خالق کی اماں میں ہے وہ سرکارﷺ جسے
رکھتے ہیں تہِ سایۂ دامانِ کرم

●●●

ملتا ہے، طلب سے بھی سوا ملتا ہے
مت پوچھ کہ دیدار میں کیا ملتا ہے
عشّاق کو سرکارﷺ کی محفل میں عطا
سوغات میں دیدارِ خدا ملتا ہے

●●●

ہیں شانِ شہِ والاﷺ کے افلاک ورا
ہیں آپﷺ ورا آپﷺ کا ادراک ورا
القاب سبھی آپﷺ کی خاطر ہیں مگر
القاب سے ہیں سیّدِ لولاکﷺ ورا

•••

راحت میں بدل جائیں مرے رنج و الم
بن جائے گھٹا کرب کی بارانِ کرم
گلشن میں بدل جائے مرا دشتِ جنوں
ایسا کوئی اعجاز ہو سرکارِ اُممﷺ

•••

ہوں عیدِ نظارہ کے مکرم لمحات
ہم اہلِ خرابات کے بدلیں حالات
گر آپﷺ کے اکرام کی مِل جائے گھٹا
ہو لطفِ خداوند کی ہر دم برسات

•••

اُٹھ جائے جو وہ صیقلِ تقدیر نظر
پُر نور مری شام ہو مانندِ سحر
ہو جائے ضیابار مری شمعِ حیات
آئینۂ فطرت ہو مرا رشکِ قمر

•••

بے گھر کے مقدر میں بھی گھر ہو جائے
مجھ پر مرے مولا کی نظر ہو جائے
آ جاؤں نگاہوں میں نبیؐ کی تو حیات
کاشانۂ رحمت میں بسر ہو جائے

•••

طیبہ کے نظاروں کی طرح پاک رہا
پُرنور مرا حیطۂ ادراک رہا
آئینہ مرے کشف کا تاعمر عطا
عکاسِ جمالِ شہِ لولاکؐ رہا

•••

لاہوت ہو یا جلوہ گہِ لوح و قلم
تاباں ہیں حضورﷺ سے ہزاروں عالم
حرمین ہی میں اُن کی نہیں جلوہ گری
ہیں عرش پہ بھی حبیبِ یزداںﷺ کے حرم

●●●

سرکارﷺ کے جلووں سے ہوئی زیبائی
آئینۂ بے جاں میں عطاؔ جاں آئی
اعیان سبھی نیند سے بیدار ہوئے
ہر عکسِ سحر خیز نے لی انگڑائی

●●●

زینت جو بنے نطق کے انوارِ قِدم
ہر لفظ میں ہوتے گئے معنی مُدغم
تھا پیشِ نظر مصحفِ روئے احمدﷺ
جب وجد میں آیا تھا عطاؔ حق کا قلم

●●●

رکھتے ہیں نمائش کا نرالا دستور
عشّاقِ نبیﷺ کرتے نہیں خود میں ظہور
ہر آن نئی شکل میں پاتے ہیں نمو
ہر پل نظر آتے ہیں نیا شعلۂ طور

•••

جاری ہیں عطا اُن کی عطائیں پیہم
ممنون ہوئے جاتے ہیں دونوں عالم
احسان پہ احسان کیے جاتے ہیں
ہیں محسنِ اعظم مرے سلطانِ اُممﷺ

•••

ہو جائے حجابوں سے ورا میری نظر
میں کون ہوں کیا ہوں یہ ملے مجھ کو خبر
کر لو مجھے اب عکس میں اپنے تحلیل
آئینۂ وحدت کا کُھلے مجھ پہ بھی در

•••

ہو راہ نما جن کے لیے رحمتِ حق
نکتہ ہو کوئی اُن کے لیے کیسے ادق
ہوتا ہے عطا علمِ لَدُنّی اُن کو
پڑھ لیتے ہیں جو عشقِ محمد ﷺ کا سبق

●●●

ہے عشقِ محمد ﷺ ہی لسانِ ہاتف
ہے عشقِ محمد ﷺ ہی بیانِ ہاتف
ہے عشقِ محمد ﷺ ہی میں کن کا جوہر
ہے عشقِ محمد ﷺ ہی زبانِ ہاتف

●●●

ایقان کی ہر موج میں ہو حُسنِ نگار
تفہیم کے ساحل پہ ہمیشہ ہو بہار
کشتی مرے پندار کی اے شاہِ ہدیٰ
کر دیجیے اوہام کے دریا سے پار

●●●

اِس نام سے ہے توبۂ آدم کا بھرم
اس نام سے خالق کے ہیں اکرام بہم
ملتی ہے اِسی نام کے صدقے میں نجات
احمدﷺ کا عطا نام ہے اسمِ اعظم

●●●

معراج کی شب دید کی سوغات کے ساتھ
مبنی بہ کرم وصل کے لمحات کے ساتھ
کیا کچھ تھا نہاں سمجھا نہ یہ راز کوئی
اللہ سے احمدﷺ کی ملاقات کے ساتھ

●●●

طیبہ کی کرم بار فضا مِل جائے
صحرا کو بھی رحمت کی گھٹا مِل جائے
ویرانہ ہوں گر آپ کی قربت ہو نصیب
راحت مجھے جنّت سے سوا مِل جائے

●●●

انوارِ ظواہر سے گزر جاتے ہیں
کب اہلِ نظر کو بھی نظر آتے ہیں
جو عکسِ بقا بن کے پئے دیدِ نبی ﷺ
آئینۂ باطن میں اُتر جاتے ہیں

●●●

ہے پرتوِ رحمت سے ہر اِک رنگ میں جاں
ہر عکسِ ازل کیوں نہ رہے نور فشاں
معدوم کو ہستی میں بدل دیتا ہے
آئینۂ ادراکِ شہِ کون و مکاں

●●●

پوشیدہ ہر اِک پل میں ہے تخلیق نئی
درکار ہے ہر نکتے پہ تحقیق نئی
تفہیم کے در کھولتے ہیں شاہِ ہدیٰ
ملتی ہے مرے عشق کو توفیق نئی

●●●

ہوتا ہے وہ خود شاہد و مشہود و شہود
ہو جس میں جمالِ شہِ بطحاﷺ کی نمود
ہے کعبۂ انوارِ خداوند وہی
اسرار کا مرکز ہے عطاؔ اُس کا وجود

•••

ہو جاتے ہیں خوش خُوگرِ اکرامِ نظر
اُٹھتی ہے نظر آپ کی جب بارِ دگر
ہوتے ہیں قدم بوس بصد عجز و نیاز
ممنونِ کرم اور بھی ممنون ہو کر

•••

مشکل کو بہرطور عطاؔ حل کرنا
احسان جو کرنا وہ مکمّل کرنا
یہ شیوۂ احمدﷺ ہے ہر اِک سائل کو
وابستۂ اکرامِ مسلسل کرنا

•••

ممدوحِ الٰہی ہیں صفاتِ احمدﷺ
ہے نظمِ جہاں عکسِ ثباتِ احمدﷺ
بخشے ہے عطؔا حُسنِ دو عالم کو دوام
آئینۂ جاوید حیاتِ احمدﷺ

●●●

ہے حُسنِ ازل رُوئے نبیﷺ میں مرکوز
پھُوٹے گی ضیا اور معارف کی ہنوز
بکھریں گے کئی حکمت و عرفاں کے رنگ
ہیں اُمّی لقب منبعِ اسرار و رموز

●●●

ہے تاب کسے دیکھے اُنھیں جلوہ فشاں
گر تابِ نظر کے نہ مطابق ہوں عیاں
رہتے ہیں عطؔا سیّدِ لولاک لَما
انوار در انوار در انوار نہاں

●●●

ممنون نظر آتے ہیں سب قطب و ولی
احسان اُنھی کے ہیں خفی ہوں کہ جلی
کیا فیض مرے سیّدِ ابرار کا ہے
ہر رسمِ کرم اُن کے گھرانے سے چلی

•••

زرنابِ محبّت میں بھگو لیتے ہیں
اکرام کے انوار سے دھو لیتے ہیں
انمول نگینے ہیں وہی جن کو حضورﷺ
تسبیح میں نسبت کی پرو لیتے ہیں

•••

سوغاتِ بقا ہو نہ فنا کچھ بھی نہ ہو
احساں ہوں نہ بخشش نہ رضا کچھ بھی نہ ہو
سرکارﷺ کے عشوے نہ ہوں گر جلوہ کناں
آفاق کے دامن میں عطا کچھ بھی نہ ہو

•••

دیکھے ہیں عجب نیند میں بخشش کے اصول
کُھلتے گئے رحمت کے کئی بابِ دخول
آہٹ سے فرشتوں کی سرِ خواب محل
بیدار ہوئے بخت پئے دیدِ رسولﷺ

●●●

توحید سے وابستہ ہے دیدارِ رسولﷺ
کونین میں ہر سمت ہیں انوارِ رسولﷺ
اعجاز صفت آپ کی ہے جلوہ گری
آفاق نظر آتے ہیں دربارِ رسولﷺ

●●●

بٹتے ہیں لطافت کے خزانے پیہم
کیونکر نہ بہر سمت ہوں وہ محوِ کرم
خالق کی خدائی میں ازل سے ہی عطا
ہیں قاسمِ اکرامِ خدا شاہِ اُممﷺ

●●●

اے رحمتِ کونین رسولِ ﷺ اکرم
رکھ لیجیے لِلّٰہ مرا منگتوں میں بھرم
ہوں حاضرِ دربار پئے ابنِ علیؓ
سرکار ﷺ کرم ہو مری سرکار ﷺ کرم

●●●

مِل جائے خدارا مجھے خیراتِ کرم
بن جائے سراپا مرا لمحاتِ کرم
ہوں مدح سرا آپ کا اِک میں بھی حضور ﷺ
مجھ کو بھی عطا کیجیے سوغاتِ کرم

●●●

آئینۂ حُسن ہیں مرے سلطانِ اُمم ﷺ
قسمت سے ہوں میں عکسِ رسولِ ﷺ اکرم
ہے سر پہ مرے دستِ عنایت اُن کا
ہے دستِ طلب میں مرے دامانِ کرم

●●●

قدرت کی تجلّی کا اثر دیکھ سکوں
بٹتے ہوئے انوارِ نظر دیکھ سکوں
جن آنکھوں سے تکتے ہیں خداوند کو آپ
اے کاش اُنھیں بارِ دگر دیکھ سکوں

●●●

پنہاں ہیں جو انوارِ فلک دیکھ سکے
موجود سے اِمکان تلک دیکھ سکے
وہ دیدۂ باطن ہو عطا مجھ کو حضور
جو نورِ نہانی کی جھلک دیکھ سکے

●●●

گفتار میں در آئے مری کیف و سُرور
بن جائیں مرے نطق و دہن نور ہی نور
سکھلا دو مجھے مدح سرائی کا ہُنر
حسنینؓ کریمین کے صدقے میں حضورﷺ

●●●

تابندہ جبیں عرش کے تارے اُترے
قوسین سے رحمت کے اِشارے اُترے
پندار میں اُترا جو جمالِ احمدﷺ
معراج سے منسوب نظارے اُترے

•••

کیا خامہ و مصحف کے ہوں انوار عیاں
الفاظ و معانی کے ملیں کیسے نشاں
یہ مکتبِ عشاقِ محمدﷺ ہے عطا
کلمات ادا ہوتے ہیں بے نطق یہاں

•••

ہے عشقِ نبیﷺ واصف و موصوف صفات
ہے عشقِ نبیﷺ حاضر و غائب کی بساط
ہے عشقِ نبیﷺ اوّل و آخر کا سبب
ہے عشقِ نبیﷺ ظاہر و باطن کا ثبات

•••

حاصل ہے اُنھیں چاند ستاروں کی نیاز
ہے اُن کے لیے عرشِ خدا جائے نماز
بن جاتے ہیں جو نقشِ کفِ پائے نبیؐ
رہتے ہیں وہی تابہ ابد سرافراز

●●●

جانانِ نبیؐ ہیں وہی جانانِ خدا
روشن ہے عطاؔ اُن سے ہی ایوانِ خدا
ہیں سیّدِ کونین کا جو عکسِ جمال
ہوں کیوں نہ وہ آئینۂ احسانِ خدا

●●●

ہوتا ہے سماں وجد کا حیرت پرور
پاتا ہے نمو معجزہ پرواز اثر
بٹتی ہے عطاؔ دولتِ اسرار و رموز
اُٹھتی ہے محمدؐ کی جو مازاغ نظر

●●●

ہو پست نہ کیوں ہمتِ پروازِ عقول
چُھو سکتی نہیں فکرِ رسا اُن کی دھول
جبریلؑ بھی انگشت بدنداں نہ ہوں کیوں
حیرت پسِ حیرت ہیں مقاماتِ رسولﷺ

•••

اے سرِ ازل! معجزہ پردازِ دوام
دُوری میں بھی ہو آپ کے کوچے میں قیام
بن دیکھے شرف دید کا حاصل ہو مجھے
خاموشی کی صورت میں ملے اذنِ کلام

•••

تاثیرِ کرم جس میں شرر بار نہیں
وہ طُور کے جلووں کا سزاوار نہیں
کیوں برقِ تجلّی سے ہو نسبت اُس کی
جو کشتۂ عشقِ شہِ ابرارﷺ نہیں

•••

دراصل ہے توفیقِ خدا عشقِ نبی ﷺ
ہے نامۂ تصدیقِ خدا عشقِ نبی ﷺ
عشاقِ نبی ﷺ کیوں نہ ہوں عشاقِ خدا
ہے باعثِ تشویقِ خدا عشقِ نبی ﷺ

●●●

سلطانِ جہاں رحمتِ موجود و عدم
ہے لاج ترے ہاتھ ترے ہاتھ بھرم
بیٹھے ہیں ترے در پہ جمائے نظریں
اے قاسمِ اکرام! یہ محتاجِ کرم

●●●

دکھلائے گا جب سیلِ کرم اُن کا کمال
بن جائے گا یہ شوقِ طلب موجِ وصال
بیٹھے ہوئے ہیں طائرِ حسرت بن کر
ہم تشنۂ دیدار لب جُوئے جمال

●●●

حرمین کے اندازِ کرم دیکھ سکوں
محبوب و محبّ کو میں بہم دیکھ سکوں
اے کاش کہ احساس کی نظروں سے عطا
ہر جلوۂ موجود و عدم دیکھ سکوں

●●●

پاتا ہے نمو مکتبِ پندار نیا
کُھل جاتا ہے اِک دفترِ اسرار نیا
کرتے ہیں عطا جب شہِ لولاکَ لَما
آنکھیں نئی آئینۂ دیدار نیا

●●●

ہے جلوہ گری تیری بہاروں کی اَمیں
ہے تیرے خیالوں کی نمو خُلدِ بریں
اے شاہِ ﷺ ہدیٰ تجھ سے ہے خوشبو کو ثبات
گلزارِ ازل ہے ترے جلووں سے حسیں

●●●

اکرام کی امواجِ بہم کے آگے
بڑھتے ہوئے اِس سیلِ قِدم کے آگے
کیا ٹھہریں گے عصیاں مرے تنکوں کی طرح
سرکارﷺ کے دریائے کرم کے آگے

●●●

صد شکر کہ ہے جلوۂ قدرت جاں میں
ہو کیوں نہ ہمیں اس کی ضرورت جاں میں
مر جائیں جو ہو جائے جدا ہم سے عطاؔ
ہے عشقِ نبیﷺ رُوح کی صورت جاں میں

●●●

حمد شریف

بہر رُخ آئنہ ہے آگہی کا
ہے کیا منظر تری موجودگی کا

سَرُودِ کُن ذریعہ کیوں نہ ہوتا
سروشِ غیب سے ہم نغمگی کا

اسیرِ حلقۂ حیرت نظر ہے
صلہ کیا خوب ہے دیدہ وری کا

رہینِ فکرِ نقاشِ ازل ہے
ہر اِک منظر مری جلوہ گری کا

وہی ہے اوّل و آخر کا خالق
نہ ہو کر عین ہونا ہے اُسی کا

نظر آئی مجھے صبحِ حقیقت
عطاؔ جب خواب ٹوٹا زندگی کا

نعت شریف

بخششوں کی حدِ بے حد دیکھئے
فیض ہے کیا فیضِ احمد ﷺ دیکھئے

نو بہ نو آئینۂ تجدید میں
آپ کی شانِ مجدّد دیکھئے

ہر ادائے احمدِ ﷺ مختار میں
معجزاتِ حُسنِ سرمد دیکھئے

سوئے طیبہ بحرِ وحدت ہے رواں
عرش کے مہتاب کا مد دیکھئے

نعت میں توصیفِ حق ڈھلنے لگی
وجد کے عالم میں آمد دیکھئے

زیرِ بارِ دوشِ احمد ﷺ ہے فلک
آپ کے اکرام کا قد دیکھئے

دائرہ ہے میم کا شرحِ الف
رازِ حد میں سرِّ بے حد دیکھئے

دیکھنی ہو گر حیاتِ جاوِداں
عاشقِ احمد ﷺ کا مرقد دیکھئے

قبلہ رُو ہے عرشِ اعظم بھی عطا
کعبۂ رُوئے محمد ﷺ دیکھئے

نعت شریف

اے سراسر ابرِ رحمت بحرِ تشنہ میں بھی ہوں
زندگی کے دشت میں بے آب دریا میں بھی ہوں

دید کے آبِ کرم سے کیجیے اب فیض یاب
آسمانِ شوق پر اِک ابر پیاسا میں بھی ہوں

خوبیِ قسمت شبِ اسرا سرِ راہِ رسول ﷺ
سر بہ سجدہ مہر و مہ ہیں دست بستہ میں بھی ہوں

لمسِ پائے مصطفیٰ ﷺ سے خاک ہے تاباں مری
ناز ہو مجھ کو نہ کیوں رشکِ ثریا میں بھی ہوں

غمزۂ چشمِ کرم کے فیض کا ہوں منتظر
جرعۂ اکرام کا سرکار پیاسا میں بھی ہوں

کیجیے روشن چراغِ نقشِ پا سے مجھ کو بھی
بے بسی کے شہر کا بے نور رستہ میں بھی ہوں

بے نواؤں کو سنا ہے آپ دیتے ہیں اماں
اِک مسافر بے وطن شاہِ مدینہ ﷺ میں بھی ہوں

جس میں لطفِ مصطفیٰ ﷺ کے پھول مہکے ہیں عطاؔ
خوش نصیبی سے محبّت کا وہ خطہ میں بھی ہوں

نعت شریف

دِل کے کعبے میں مدینہ جو اَمر ہو جائے
سُرخرو میری محبّت کا سفر ہو جائے

ہوز میں دِل کی فلک ساز جو نسبت کے طفیل
رشکِ خورشید مرا داغِ جگر ہو جائے

اُن کو دیکھوں تو ہمیشہ میں اُنھی کو دیکھوں
دیدِ احمد ﷺ کے لیے وقف نظر ہو جائے

میں جہاں پر بھی رہوں ہو وہ درِ شاہِ ہدا
زندگی در پہ محمد ﷺ کے بسر ہو جائے

نعت کو آپ سے گر حُسنِ پذیرائی ملے
محرمِ راز مرا وصفِ ہنر ہو جائے

قبلہ بنتی ہے وہی سمت پرائے عشاق
رُخ مرے شاہِ مدینہ کا جدھر ہو جائے

کاش بن جاؤں عطاؔ میں شبِ طیبہ کا سکوت
شامِ غم پر مری قربان سحر ہو جائے

نعت شریف

سکوتِ شام نے چھیڑا جو افسانہ محمد ﷺ کا
ہوا گم حُسنِ دیدِ حق میں دیوانہ محمد ﷺ کا

میں خود حیرت زدہ ہوں اس جہانِ عشق میں آ کر
یہاں تو جس کو بھی دیکھو ہے مستانہ محمد ﷺ کا

ہمیں بھی مست کر دیں کاش وہ مژگاں کے غمزوں سے
مئے عرفاں سے ہے لبریز پیمانہ محمد ﷺ کا

مئے دیدِ خدا سے یوں ہوئے سرشار مستانے
کہ جیسے عرشِ ذاتِ حق ہو میخانہ محمد ﷺ کا

جہاں میں اور بھی اللہ کے محبوب ہیں لاکھوں
مگر انداز ہے سب سے جداگانہ محمد ﷺ کا

خدائی وقف کر دی ہے خدا نے شاہِ بطحا کو
جو ملتا ہے ہمیں ملتا ہے نذرانہ محمد ﷺ کا

نوازے جا رہے ہیں دو جہاں کو اپنی رحمت سے
عطا انداز ہے کتنا کریمانہ محمد ﷺ کا

نعت شریف

بادشاہوں کے قصیدوں میں کہاں کی عافیت
آپ کی مدحت میں ہے حُسنِ بیاں کی عافیت

ہے یہی زادِ سفر راہِ عدم کے واسطے
کیوں نہ چاہوں آپ ﷺ سے سوزِ نہاں کی عافیت

عشقِ محبوبِ خدا کی رہنمائی کے سبب
تھی نہاں سوزِ جرس میں کارواں کی عافیت

اِک نہ اِک دن رحم کے قابل وہ سمجھیں گے ضرور
ہے نبی ﷺ کے عشق میں گریاں کناں کی عافیت

دستگیری پر جو آمادہ ہو توفیقِ خدا
پیروی میں آپ کی ہے دو جہاں کی عافیت

اپنے دامانِ کرم میں اب چھپا لیجے مجھے
آپ کی قربت میں ہے مجھ ناتواں کی عافیت

بچ کے طوفاں سے جو ہم پہنچے سرِ ساحل عطاؔ
تھی مدینے کی ہوا میں بادباں کی عافیت

نعت شریف

مجھ میں ڈیرے ڈال لے اللہ کی رحمت حضورﷺ
آپ کا حجرہ جو بن جائے مری اُلفت حضورﷺ

زینتِ قربت سے مجھ کو کیجیے اب روشناس
غم کی آرائش سے مِل جائے مجھے فرصت حضورﷺ

آپ کی یادوں کو لے کر پھر کہاں جاؤں گا میں
ہو گئی مجھ سے گریزاں گر مری خلوت حضورﷺ

شرم کی ہے بات گر توصیف کا مانگوں صلہ
آپ ہی کی دین ہے یہ آپ کی مدحت حضورﷺ

مختصر کر دو یہ اب راہِ طلب کے فاصلے
ہوگئی ہے مجھ سے نالاں اب مری ہمت حضورﷺ

آتشِ حیرت میں در آتا ہے وصفِ برقِ طور
مرتبہ پرداز ہے کیا آپﷺ کی نسبت حضورﷺ

ہو کے رشکِ کہکشاں خاکِ عطا ہے محوِ ناز
آپ کے لمسِ کفِ پا میں ہے کیا ندرت حضورﷺ

نعت شریف

کہیں طٰہٰ و مُدَثّر کہیں یاسین ہوا
ہر لقب آپ ﷺ کا قرآن کی تزئین ہوا

تھی تخیّل میں مرے اُن کی ادا مثلِ سروش
مصحفِ شوق مرا شان سے تدوین ہوا

چرخِ دیدارِ محمد ﷺ پہ پئے دیدِ نبی ﷺ
ہر ستارا مرے پندار کا حق بین ہوا

تازیاں عشقِ محمد ﷺ میں کرامت آثار
کوکبِ ذوق جو ٹوٹا بھی تو پروین ہوا

آپ کی شانِ کرم پیشِ نظر رکھتے ہوئے
جلوہ گر حق کی عنایات کا آئین ہوا

لطفِ احمد ﷺ سے ضیا بار ہوا جس کا فن
اُس کا ہر وصف و ہنر لائقِ تحسین ہوا

کی مسیحائی غمِ عشقِ محمد ﷺ نے عطا
درد جب حد سے بڑھا باعثِ تسکین ہوا

نعت شریف

نہ پوچھو کیا مقامِ مصطفیٰ ﷺ ہے
مسلسل حیرتوں کا سلسلہ ہے

نظر آتا ہے جس میں عکسِ یزداں
سراپا آپ کا وہ آئنہ ہے

نگاہِ ناز کے بسمل سے پوچھو
سرور و کیف کیا وجدان کیا ہے

ہے کیا منظر درِ احمد ﷺ کا منظر
پسِ منظر نظارہ عرش کا ہے

وہی ہیں واقفِ سرِّ حقیقت
رسولِ ﷺ حق سے جن کا رابطہ ہے

نگاہِ ناز کی برقِ تجلّی
شہیدِ تیغِ ابرو کا صلہ ہے

وہی ہیں نطقِ خاموشی سے واقف
مخاطب جن سے چشمِ مصطفیٰ ﷺ ہے

عطا سِرِّ مقامِ لی مع اللہ
فقط وقفِ حبیبِ ﷺ کبریا ہے

نعت شریف

کیا ذِکرِ مصطفیٰ ﷺ ہے صلِّ علیٰ محمد ﷺ
خالق بھی کہہ رہا ہے صلِّ علیٰ محمد ﷺ

جن و بشر فرشتے ہر دم پڑھیں نہ کیونکر
احسانِ کبریا ہے صلِّ علیٰ محمد ﷺ

معراجِ مصطفیٰ ﷺ ہے اسرارِ حق پہ مبنی
معجز نما فضا ہے صلِّ علیٰ محمد ﷺ

ہاتف سے آ رہی ہے آوازِ پُرمسرت
خوشنودیِ خدا ہے صلِّ علیٰ محمد ﷺ

اللہ کے کرم کی شبنم ہے باغِ جاں میں
کیا بوئے جانفزا ہے صلِّ علیٰ محمد ﷺ

نورِ درود ہر دم برسے ہے عرشِ حق سے
انوار کی گھٹا ہے صلِّ علیٰ محمد ﷺ

انعامِ ذاتِ حق کا یہ ورد ہے وسیلہ
اللہ کی رضا ہے صلِّ علیٰ محمد ﷺ

کیونکر عطاؔ نہ لُوٹوں دولت میں لطفِ حق کی
گنجینۂ عطا ہے صلِّ علیٰ محمد ﷺ

نعت شریف

سخن کو جب پئے احمد ﷺ دوام ملتا ہے
بشکلِ خامشی اِذنِ کلام ملتا ہے

ہے لامکاں میں اسیرانِ عشق کی پرواز
یہ اوجِ عشق فقط زیرِ دام ملتا ہے

وہی ہیں واقفِ سرمستیِ بقا جن کو
نگاہِ ساقیِ کوثر کا جام ملتا ہے

وہ وقت حاصلِ عمرِ خضر نہ ہو کیونکر
درِ نبی ﷺ پہ جو بہرِ قیام ملتا ہے

بہشتِ قربِ نبی ﷺ جن کو ہے نصیب اُنھیں
فنا کے بعد بھی دارُالسّلام ملتا ہے

خدا کے لطف سے کشکولِ ظرف سائل کو
پئے فیوضِ رسولِ ﷺ انام ملتا ہے

نمازِ دیدِ خدا میں وہ محو رہتے ہیں
مرے رسول ﷺ سا جن کو امام ملتا ہے

ہو وقفِ عشقِ رسولِ ﷺ خدا حیات اگر
ہر ایک تارِ نفس کو دَوام ملتا ہے

ہیں خوش نصیب جبیں سا وہی عطا جن کو
دیارِ سیّدِ عالی مقام ملتا ہے

نعت شریف

بھٹکتی یونہی موجِ طوفاں میں کشتی کبھی بحرِ غم کا کنارا نہ ملتا
جو ہم عاصیوں کو رسولِ ﷺ خدا کی نگاہِ کرم کا سہارا نہ ملتا

یہ اعجاز ہے نسبتِ مصطفیٰ کا لگی ہے جو لو ذاتِ حق سے ہماری
خدا کی قسم یہ سعادت نہ ملتی اگر آمنہؓ کا دُلارا نہ ملتا

یہ ہم بے کسوں پر کرم ہے تمھارا بسایا ہوا ہے جو قدموں میں اپنے
ہماری تو کوئی نہ جائے اماں تھی ہمیں آسرا جو تمھارا نہ ملتا

اُنھی کی محبّت کے صدقے میں واللہ خدا کی محبّت کے حق دار ہیں ہم
نہ ملتا ہمیں پیار ذاتِ خدا کا محمد ﷺ سا ہم کو جو پیارا نہ ملتا

ہماری محبّت کے سادہ ورق پر نہ گر آپ لکھتے عبارت کرم کی
خدا کی عطاؤں کے مصحف میں ہرگز کہیں نام تک بھی ہمارا نہ ملتا

جو اپنی ثنا کی ضیاپاشیوں کا نہ دیتے مجھے اذن شاہِ ﷺ مدینہ
پئے نعت چرخِ تخیّل کو میرے کوئی مثلِ خورشید تارا نہ ملتا

عطا ہے یہ احسان پیارے نبی ﷺ کا ہمیں دِین وایماں کی دولت عطا کی
خدا جانے کس بت کی ہم پوجا کرتے ہمیں جو نبی ﷺ کا سہارا نہ ملتا

نعت شریف

رنج لاحق ہو تو کیونکر آپ ﷺ کے ہوتے ہوئے
ہم فقیروں کو ہے کیا ڈر آپ ﷺ کے ہوتے ہوئے

دیدنی ہو گا وہ منظر روبروئے ذوالجلال
یا محمد ﷺ عرشِ حق پر آپ ﷺ کے ہوتے ہوئے

معجزہ پرور جو ٹھہری آپ کی جلوہ گری
معجزے تو ہوں گے اکثر آپ ﷺ کے ہوتے ہوئے

کُن کی ڈالی تھی طرح اللہ نے روزِ ازل
اے مرے محبوبِ داور آپ ﷺ کے ہوتے ہوئے

خوبیِ قسمت ہماری رُوح نکلی جان سے
اے حبیبِ ﷺ ربِّ اکبر آپ ﷺ کے ہوتے ہوئے

ہوتا رہتا ہے مسلسل رحمتِ حق کا نزول
بنتے رہتے ہیں مقدر آپ ﷺ کے ہوتے ہوئے

شاہِ بطحا ﷺ سے سرِ اقصیٰ یہ نبیوں نے کہا
کیا فضا ہے رُوح پرور آپ ﷺ کے ہوتے ہوئے

ہو رہی ہے غیب سے ہم ناتوانوں کی مدد
ہم عطاؔ کیونکر ہوں مضطر آپ ﷺ کے ہوتے ہوئے

نعت شریف

درگہِ شاہِ دو سرا سے مِلا
جو مِلا ہم کو مصطفیٰ ﷺ سے مِلا

حُسنِ پردہ نشیں کا غمزہ بھی
آپ ﷺ کی چشمِ خوش ادا سے مِلا

بادشاہوں سے کیا مِلے گا وہ
جو مرے شاہِ ﷺ انبیاء سے مِلا

عرشِ حق کا پتا زمانے کو
میرے آقا ﷺ کے نقشِ پا سے مِلا

ہم کو اللہ کی رضا کا شرف
شاہِ لولاک کی رضا سے مِلا

ہے یہ صدقہ شہِ اُمم ﷺ کا عطا
یہ جو سب کچھ ہمیں خدا سے مِلا

نعت شریف

مرحبا صلِ علیٰ یا مصطفیٰ ﷺ
ناز بردارِ تو خود ذاتِ خدا

سربسر انوارِ یزداں جز تو نیست
حاصلِ دیدارِ یزداں جز تو نیست

فہمِ تو دانندۂ اسرارِ ربّ
اللہ اللہ معنئِ اُمّیِ لقب

لی مع اللہ یک ادائے نازِ تو
ہر زماں ممدوحِ حق اندازِ تو

پیکرِ تو منبعِ انوارِ حق
ہر بُنِ مو چشمۂ اسرارِ حق

مرحبا اے چرخِ اکرامِ رحیم
خُوئے تو بارانِ الطافِ کریم

شمعِ بزمِ اوّلین و آخرین
جانِ پاکِ رحمۃٌ للعٰلمینﷺ

حُبِّ تو آئینِ مقبولانِ حق
دیدِ تو یا مصطفیٰﷺ احسانِ حق

حظ و تسکیں عرش را در ہر زماں
لمسِ پائے سیّدِ کون و مکاں

خوش ادا و خوش بیان و خوش جمال
نازنینِ عرشِ ربِ ذوالجلال

دیدِ حق دیدِ جمالِ مصطفیٰﷺ
مَارَمَیْتَ در خصالِ مصطفیٰﷺ

ہر چہ وصفِ اُو برائے حق عطاؔ
ہر چہ کارِ اُو رضائے حق عطاؔ

نعت شریف

سرورِ دل نظر کی روشنی ہے
نبیﷺ کا عشق میری زندگی ہے

بہر صورت زہے قسمت کہ ہم پر
کرم اُن کا خفی ہے اور جلی ہے

رسولﷺ اللہ کی نسبت کے صدقے
ہماری بھی خدا سے لو لگی ہے

جو محوِ دیدِ احمدﷺ ہیں اُنھی کی
پئے دیدارِ حق دیدہ وری ہے

مِلا دیتا ہے بندوں کو خدا سے
یہ عشقِ مصطفٰیﷺ ایسا ولی ہے

خدا کی یاد بھی شامِل ہے جس میں
نبیﷺ کا ذِکر ایسی بندگی ہے

مکان و لامکاں کی استقامت
رسولﷺ اللہ کی موجودگی ہے

نبیﷺ کے عشق میں کھو کر تو دیکھو
گلی ہر اِک مدینے کی گلی ہے

نہیں فرصت کسی کو دیکھنے کی
نبیﷺ کی دید ایسی دیدنی ہے

عطؔا مقصد ہماری زندگی کا
دیارِ مصطفٰیﷺ کی حاضری ہے

نعت شریف

نبی ﷺ کے فیض کا کون و مکاں میں چرچا ہے
اُنھی کا ابرِ کرم رات دن برستا ہے

اِدھر بھی ایک نظر ہو کہ گنجِ ذاتِ خدا
حضور ﷺ آپ کے دستِ کرم سے بٹتا ہے

وجود ہوں جہاں معدوم یہ مقام ہے وہ
نبی ﷺ کے عشق کا یہ سلسلہ انوکھا ہے

وہ بن کے موجِ فنا فی الرّسول ﷺ اُبھرے گا
جو بحرِ عشقِ محمد ﷺ میں ڈوب جاتا ہے

لغاتِ علمِ لَدُنّی سے ہے وہی واقف
نصابِ ہاتفِ عشقِ نبی ﷺ جو پڑھتا ہے

رسولِ ﷺ پاک کے جس پر قدم پڑے تھے عطاؔ
مرے بدن میں وہ نکہت بدستِ صحرا ہے

نعت شریف

شانِ ما زاغ بھی ہے شانِ بشر سے آگے
رفعتیں اور بھی ہیں شمس و قمر سے آگے

جس کی آنکھوں میں ہو دیدارِ نبی ﷺ کا سُرمہ
دیکھ سکتا ہے وہی حدِ نظر سے آگے

شاہِ بطحا ﷺ سے یہ جبریلؑ نے سدرہ پہ کہا
میں نہ جا پاؤں گا اس راہ گزر سے آگے

گر ملے نورِ تجلّی تو نظر آتے ہیں
آپ کے کتنے ہی گھر آپ کے گھر سے آگے

آگہی سے ہے ورا اُن کے لیے دیدِ نبی ﷺ
بے خبر لوگ ہیں جو شہرِ خبر سے آگے

شبِ معراج نے یہ راز بھی کھولا ہے عطاؔ
مرتبے اور بھی ہیں شانِ بشر سے آگے

نعت شریف

آپ کی جلوہ گری سے ہے درخشاں ہر زماں
مرحبا صلِّ علیٰ اے رحمتِ ہر دو جہاں

ہے مسلسل زندگی عشقِ حبیبِ ﷺ کبریا
ہے مسلسل بندگی دیدِ رسولِ کُن فکاں

ظاہر و باطن نہ کیوں ہو آپ کی جلوہ گری
اوّل و آخر ہیں ہر سُو آپ ﷺ ہی جلوہ فشاں

عرش کی صورت مُزیّن ہے سراپا آپ ﷺ کا
آپ ﷺ کے زیرِ قدم ہو کیوں نہ اوجِ آسماں

آنکھ بھی جھپکی نہ جن کی وقتِ دیدِ کبریا
ہیں فقط کونین میں وہ سیّدِ ﷺ کون و مکاں

ہوں سراسر کیوں نہ وہ مبنی بہ اوصافِ خدا
عالمِ محبوبیّت میں کوئی اُن سا ہے کہاں

خلدِ قربِ حق میں رکھتی ہے ہمیشہ جو ہمیں
آپ ﷺ کی نسبت ہے بے شک وہ بہارِ جاوداں

سرِّ محبوبی نہ کیوں اُن سے ہویدا ہو عطاؔ
خسروِ خوباں ہیں وہ اللہ کے ہیں جانِ جاں

نعت شریف

یہ جو قائم مرا بھرم ہے حضورؐ
آپ ہی کا یہ سب کرم ہے حضورؐ

جس پہ ہے آپؐ کی نگاہِ کرم
لطفِ حق سے وہ محترم ہے حضورؐ

رنگِ نسبت چڑھا دیا ہم پر
کیا کرم آپ کا یہ کم ہے حضورؐ

جب سے میں آپ کی پناہ میں ہوں
کوئی کھٹکا نہ کوئی غم ہے حضورؐ

آپ ﷺ پر میں نثار ہوتا رہوں
دم میں جب تک مرے یہ دم ہے حضور ﷺ

جلوہ گر جس میں حسنِ یزداں ہے
آپ کا عشق وہ حرم ہے حضور ﷺ

جو عطا کو بھی ہے سنبھالے ہوئے
وہ کرم آپ ﷺ کا کرم ہے حضور ﷺ

نعت شریف

ہے جس سے عرش مُزیّن وہ نام آپؐ کا ہے
ہے شان آپؐ کی کیا کیا مقام آپؐ کا ہے

بس اِک نظر میں گئے وقت کو بُلا لینا
فقط یہ معجزہ پرداز کام آپؐ کا ہے

جہاں کسی کی رسائی نہ ہو سکے ممکن
وہاں بھی اے مرے مولا قیام آپؐ کا ہے

ثبات جس کے سبب سے ہے ہر زمانے کو
حضورؐ فیض وہ فیضِ دوام آپؐ کا ہے

خدا کے لطف سے ہژدہ ہزار عالم میں
ہر اِک زبان پہ ذِکرِ مدام آپؐ کا ہے

عطا ہے نسبتِ سرکارؐ مرتبہ پرور
وہ شہ نواز ہے جو بھی غلام آپؐ کا ہے

نعت شریف

کیا بے داد جب بھی مجھ کو غم نے
دیا ہے آسرا تیرے کرم نے

شہِ طیبہ نے رکھ لی لاج ورنہ
گناہوں میں کسر چھوڑی نہ ہم نے

قدم جب بھی ہمارے لڑکھڑائے
سنبھالا ہے ہمیں شاہِ اُممﷺ نے

تصوّر میں شہِ بطحا کو لا کر
خدا کو پا لیا اہلِ حرم نے

ازل سے تا ابد ہر دو جہاں کو
نوازا ہے رسولِﷺ محترم نے

دکھایا ہے ہمیں رستہ خدا کا
عطا سرکار کے نقشِ قدم نے

نعت شریف

کڑی مشکل میں بھی اُن کے سہارے ساتھ رہتے ہیں
سرِ گرداب بھی گویا کنارے ساتھ رہتے ہیں

شہِ ہر دوسرا ہر دم ہمارے ساتھ رہتے ہیں
جہاں بھی چاند ہوتا ہے ستارے ساتھ رہتے ہیں

کرم کیا کم ہے یہ ہم پر جہاں جائیں جدھر جائیں
تخیّل میں مدینے کے نظارے ساتھ رہتے ہیں

جو ملتے ہیں غلاموں کو نگاہِ شاہِ بطحاﷺ سے
بہ رنگِ لطفِ یزداں وہ اِشارے ساتھ رہتے ہیں

رسولِ ﷺ پاک میں اوصافِ حق ہیں اِس طرح باہم
کہ جیسے اے عطاؔ قرآں میں پارے ساتھ رہتے ہیں

نعت شریف

حاصل اُنھی کو ہے مئے خوشنودیِ ودود
پیتے ہیں خوش نصیب جو پیمانۂ درود

دریائے حمد و نعت کا سنگم تو دیکھیے
امواجِ نعت حمد کے دریا کا ہیں شہود

باطن میں بن گئے جو مئے عشقِ مصطفیٰ ﷺ
کرتے نہیں وہ شیشۂ اظہار میں نمود

شمس و قمر ہیں نسبتِ احمد ﷺ سے برقرار
قائم نبی ﷺ کے دم سے ہے دن رات کا وجود

کرتی ہے اُن کو منزلوں کی روشنی سلام
جو بن گئے چراغِ رہِ مصطفیٰ ﷺ کا دُود

ہیں نورِ ربط ساجد و مسجود میں حضور ﷺ
انوارِ کبریا ہوں نہ کیوں حاصلِ سجود

عشّاق رنج و غم میں بھلا کیوں نہ شاد ہوں
عشقِ رسول ﷺ میں ہے خسارہ بھی مثلِ سود

کیونکر نہ ہو وصالِ محمد ﷺ سے عطر بیز
زندانِ ہجر کی یہ عطا ساعتِ قیود

نعت شریف

گنجینۂ قرآں ہیں انوارِ ہدایت ہیں
محبوبِ ﷺ خدا واللہ ایمانِ محبّت ہیں

اعجاز و کرامت کا قائم ہے نظام اُن سے
وہ آنِ نبوّت ہیں وہ شانِ ولایت ہیں

کونین میں جلوہ گر ہر جا ہیں مرے آقا ﷺ
خلوت پسِ خلوت ہیں جلوت پسِ جلوت ہیں

اثباتِ دو عالم ہے ہر عکسِ کرم اُن کا
آئینۂ فطرت میں وہ صورتِ رحمت ہیں

اوصافِ الٰہی کا مظہر ہیں شہِ بطحا
وہ عالمِ کثرت میں جلوہ گہِ وحدت ہیں

یہ عشقِ محمد ﷺ ہی مسلک نہ ہو کیوں اپنا
احسان عطؔا اُن کے سرمایۂ نسبت ہیں

نعت شریف

سِرِّ حق ہو کیوں نہ آنِ رحمۃً للعٰلمین ﷺ
معجزہ پرور ہے شانِ رحمۃً للعٰلمین ﷺ

ناز برداری تو دیکھو عرش کے مہمان کی
خود خدا ہے میزبانِ رحمۃً للعٰلمین ﷺ

ہو رگوں میں خون اُن کی کیوں نہ نانِ نور کا
مِل گیا ہے جن کو خوانِ رحمۃً للعٰلمین ﷺ

ہیں علیؓ و فاطمہؓ نورِ نگاہِ مصطفیٰ ﷺ
سبطِ پیغمبر ہیں جانِ رحمۃً للعٰلمین ﷺ

پھول دیدارِ خدا کے چن رہے ہیں مصطفیٰ ﷺ
عرشِ حق ہے گلستانِ رحمۃً للعٰلمین ﷺ

مرحبا کہیے ملے گر تحفۂ عشقِ نبی ﷺ
لطفِ حق ہے ارمغانِ رحمۃً للعٰلمین ﷺ

ہوں عطا میں بھی طفیلِ عشقِ محبوبِ ﷺ خدا
خاکِ پائے عاشقانِ رحمۃً للعٰلمین ﷺ

نعت شریف

نامِ رسولؐ خامۂ توفیقِ کردگار
لکھتا رہے گا لوحِ تجلّی پہ بار بار

نسبت پہ اُن کی عرشِ معلیٰ کو بھی ہے ناز
ہے نقشِ پا بھی آپؐ کا کس درجہ ذِی وقار

بڑھتے رہیں گے اُن کی قرابت کے سلسلے
ہوتی رہے گی ربط کی زنجیر پائیدار

حسنِ سروش ہو اگر موجود شوق میں
توصیفِ مصطفیٰؐ کے قرینے ہیں بے شمار

ملتی ہے جن کے خامۂ پندار کو نظر
رکھتے ہیں نعت کے وہ تقدّس کو برقرار

روشن رہے گا عکسِ جمالِ رُخِ رسولؐ
ہوتا رہے گا آئنۂ دید تابدار

بوئے نبیؐ نسیم ہے وہ جس کے فیض سے
ایمان و آگہی کے گلستاں میں ہے بہار

توحید کے گہر ہوں میسر نہ کیوں عطا
ہم ہیں ازل سے بحرِ رسالت سے ہمکنار

نعت شریف

سمندروں کے سمندر لٹائے جاتے ہیں
حضورﷺ فیض کے دریا بہائے جاتے ہیں

خدائے پاک کی توصیف پر جو ہیں مبنی
مرے نبیﷺ میں وہ اوصاف پائے جاتے ہیں

مرے حضورﷺ کی شانِ کرم کے کیا کہنے
گدا جو آتے ہیں سلطاں بنائے جاتے ہیں

خبر ہے گرم سرِ عرش کس کے آنے کی
فرشتے راہ میں آنکھیں بچھائے جاتے ہیں

مرے کریم کی شانِ کرم تو دیکھ ذرا
گناہ گار ہوں پھر بھی نبھائے جاتے ہیں

ہیں ایسے لوگ بھی جو دُور ہیں مگر پھر بھی
دیارِ شاہِ ﷺ مدینہ میں پائے جاتے ہیں

نظر کو دیدِ جمالِ رسول ﷺ سے پہلے
قرینے پاسِ ادب کے سکھائے جاتے ہیں

نبی ﷺ کی دید کا عرفاں عطا جو ہو تو عطاؔ
حجاب دیدۂ دِل سے اُٹھائے جاتے ہیں

نعت شریف

کیوں کوئی ہم مثل ہو اُس پیکرِ انوار کا
معجزہ ساماں ہے ہر جلوہ شہِ ﷺ ابرار کا

کھلتے ہیں اسرار دیدِ حق کے اُن کی دید سے
ہو نگاہِ شوق میں گر حوصلہ دیدار کا

میری کشتی کو نگہبانی میں اُن کی دیکھ کر
پست ہو جائے نہ کیونکر حوصلہ منجدھار کا

مِل رہا ہے مجھ کو سب کچھ اُن کی نسبت کے طفیل
میں بھی ہوں اِک نام لیوا احمدِ ﷺ مختار کا

جلوہ فرما آپ ﷺ ہو کر بھی رہے پردہ نشیں
راز کُھل پایا نہ اب تک آپ ﷺ کے اظہار کا

بحرِ وحدت کی ولایت جس کو بخشی آپ ﷺ نے
خضرِ راہِ حق ہے وہ اِس پار کا اُس پار کا

سیّدِ لولاک کی ذرہ نوازی کے طفیل
لامکاں سے ہے ورا حیطہ مرے افکار کا

بادشاہی کو وہ کیا لائے گا خاطر میں عطا
جو بھی منگتا ہے شہِ کونین کے دربار کا

نعت شریف

دیدِ یزداں پر ہے مبنی ہر گھڑی دیدار کی
ہے مبارک کس قدر جلوہ گری سرکار ﷺ کی

خلد پرور نکہتِ محبوبِ داور کے طفیل
چل رہی ہے باغِ ہستی میں صبا یہ پیار کی

ہو گئی لطفِ خدا سے صورتِ قرآں اَمر
حشر تک فرمانروائی احمدِ ﷺ مختار کی

پے بہ پے آتے رہیں گے سرفروشانِ نبی ﷺ
رونقیں قائم رہیں گی عشق کے بازار کی

نقشِ پائے مصطفیٰ ﷺ ہے یا دھنک ہے برفلک
خاکِ پا اُن کی ہے یا ہیں بدلیاں انوار کی

آپ ﷺ ہی کی ذات ہے بعد از خدا سب سے قریب
کیوں نہ پھر محسوس ہو موجودگی سرکار ﷺ کی

حُسنِ خالق کیا ہے پیکر ہے شہِ ﷺ لولاک کا
عشقِ خالق کیا ہے سیرت ہے شہِ ﷺ ابرار کی

ہو کے لب بستہ کریں گے شرحِ عشقِ مصطفیٰ ﷺ
خامشی میں ہے عطاؔ صورت یہی اظہار کی

نعت شریف

عطائے حق سے مالا مال سب خلقِ خدا کر دی
مرے مولا ﷺ کرم کی آپ نے تو انتہا کر دی

بسا کر شانِ یکتائی میں اپنی شانِ احمد ﷺ کو
خدا نے شانِ احمد ﷺ سوچ سے بھی ماورا کر دی

شبِ اسرا پئے اکرامِ مہماں عرشِ اعظم پر
خدائی ذاتِ خالق نے بنامِ مصطفیٰ ﷺ کر دی

بہت ممنون ہوں آقا ﷺ میں اِس ذرہ نوازی کا
نوازش آپ ﷺ نے مجھ پر طلب سے بھی سوا کر دی

بڑا احساں کیا لے کر مجھے آغوشِ رحمت میں
مری مشکل بھی آساں آپ ﷺ نے وقتِ قضا کر دی

کیا ہے عشق ایسا مصطفیٰ ﷺ سے ابنِ حیدرؓ نے
اُنھی کے نام پر سب کائنات اپنی فدا کر دی

محبّت کے جہاں میں ہے ولی اللہ وہی جس نے
محبّت اپنی وقفِ تاجدارِ انبیاء کر دی

ملی ہے ساقیِ کوثر کی نسبت اے عطؔا جس کو
اُسے دُنیا میں ہی جنت مرے ربّ نے عطؔا کر دی

نعت شریف

عشقِ احمد ﷺ میں جو کامِل ہے وہی سرتاج ہے
عالمِ لاہوت میں واللہ اُسی کا راج ہے

آپ ﷺ کی موجودگی سے ہر زماں ہے برقرار
آپ ﷺ کی موجودگی کا ہر زماں محتاج ہے

آپ ﷺ کے احکام پر عشّاق کرتے ہیں عمل
مرضیِ قلزم پہ مبنی نیّتِ امواج ہے

نقشِ پائے مصطفیٰ ﷺ کی کیوں نہ ہو مجھ کو تلاش
سر جھکانا اُن کے قدموں پر مری معراج ہے

ہاتھ باندھے ہر زماں رہتا ہے اُن کے رُوبرو
اور ہماری چشمِ وا کے سامنے بس آج ہے

خوبیِ قسمت کہ وہ ہیں رحمۃً للعٰلمین ﷺ
ہاتھ میں جن کے عطا ہم عاصیوں کی لاج ہے

نعت شریف

قربان ترے اے شاہِ اُممﷺ انعام ہے کیا انعام ترا
چاہت ہی چاہت تیری عطا ہے پیار ہی پیار پیام ترا

منگتوں کے ناز اُٹھا لینا بیگانوں کو اپنا بنا لینا
دامن میں بُروں کو چھپا لینا ہے شاہِ مدینہ کام ترا

دم جس کا بھرے ہر ایک نبیﷺ جسے چومتا ہے ہر ایک ولی
پڑھتا ہے جسے خود ربِ جلی وہ نامِ نامی نام ترا

کیا اہلِ خرد پہچان کریں کیا اہلِ نظر نظروں میں رکھیں
کیا اہلِ حکمت سوچ سکیں ہے سوچ سے بالا مقام ترا

کونین میں اے محبوبِﷺ خدا کوئی اور نہیں ہے جلوہ نما
ہے عرش کی رونق تیری ادا ہے فرش کی زینت نام ترا

محبوبِ خدا سلطانِﷺ اُمم رکھا ہے تجھی نے سب کا بھرم
محبوب عطاؔ پر بھی ہو کرم جاری ہے فیضِ عام ترا

نعت شریف

بہر صورت بہر جا رونقِ ارض و سما ہوں گے
یہی منشائے حق تھا زینتِ کُن مصطفیٰ ﷺ ہوں گے

وہ منظر خوب ہو گا جس گھڑی عرشِ معلّٰی پر
خدا کے رُوبرو سرکار ﷺ بھی جلوہ نما ہوں گے

وہ لمحہ ناز کرتا ہو گا اُس دم اپنی قسمت پر
خدا کے ساتھ جب محوِ سخن خیرالوریٰ ہوں گے

خدا کا پیار بن جائے گا واللہ زندگی اُن کی
دل و جاں سے جو سلطانِ مدینہ ﷺ پر فدا ہوں گے

غلاموں کے دِلوں میں پیشِ خالق روزِ محشر بھی
بصورت لطفِ حق محبوبِ داور آسرا ہوں گے

دہائی فاطمہؓ کی دے کے تم دیکھو پئے بخشش
کرم شاہِ ہدیٰ کے دیکھنا حد سے سوا ہوں گے

فروزاں ہوں گے جو ظلمت میں انوارِ محمدﷺ سے
وہی تو بزمِ ہستی میں عطا شمعِ عطا ہوں گے

نعت شریف

رُخِ زیبا تو دیکھو مصطفیٰ ﷺ کا
سجا ہے آئنہ دیدِ خدا کا

بہرصورت گُلِ ایماں میں میرے
عرق شامل رہا صلِ علیٰ کا

رہے گا صورتِ سِرِّ حقیقت
ہر اِک غمزہ نگاہِ مصطفیٰ ﷺ کا

وہی ہیں باعثِ رحمت اُنھی سے
چلا ہے سلسلہ لطف و عطا کا

اُنھی سے دائرہ ہے کُن کا روشن
وہی محور ہیں حق کے مدعا کا

وہی ہیں قاسمِ نورِ حقیقت
وہی منبع ہیں سرِّ کبریا کا

وہی ہے زخمِ عصیاں کا مسیحا
مریضِ عشق ہے جو مصطفیٰ ﷺ کا

عیاں ہر دور کے رُخ پر رہے گا
عطا حُسنِ کرم خیرالوریٰ ﷺ کا

نعت شریف

نعتِ محبوبِ خدا باعثِ افراز بھی ہے
یہ سعادت بھی ہے میرے لیے اعزاز بھی ہے

عشقِ احمد ﷺ ہو نہ کیوں صیقلِ ایمان و یقیں
عشقِ احمد ﷺ مرا مونس بھی ہے دم ساز بھی ہے

کیا سراپا ہے شہ دیں کا سراپا دیکھو
حُسنِ قرآں بھی ہے آئینۂ اعجاز بھی ہے

عشق عشّاقِ محمد ﷺ کا محافظ ہو نہ کیوں
عشق حق بین بھی ہے عشق نظر باز بھی ہے

کیوں نہ قرآں میں اثر صاحبِ قرآں کا بھی ہو
شاملِ گفتۂ حق آپ کی آواز بھی ہے

پر بریدہ بھی ہوں دربارِ مدینہ بھی ہے دور
اور مرے سامنے اِک عرصۂ پرواز بھی ہے

اُن کی آمد سے نہ کیوں کُھلتا بھلا سِرِّ نہاں
آمدِ شاہِ ہُدا معجزہ پرداز بھی ہے

آئنہ دِل کا عطا عکسِ محمد ﷺ کے سبب
پرتوِ عرش بھی ہے جلوہ گہِ ناز بھی ہے

نعت شریف

ہوا جو کُن کا حسیں اہتمام اُن کے لیے
ملی سخن کو بقائے دوام اُن کے لیے

جو راز ہائے خداوند سے مزیّن ہے
چنا گیا ہے وہ اعلیٰ مقام اُن کے لیے

درِ نبی ﷺ سے جو وابستہ ہیں نہیں ممکن
کرم کا سلسلہ ہو ناتمام اُن کے لیے

رسولِ ﷺ پاک کا ہے عشق رہنما جن کا
رہِ مدینہ ہے دو چار گام اُن کے لیے

جو اُن کے حیطۂ چشمِ کرم میں رہتے ہیں
ہر اِک مقام ہے دارُالسّلام اُن کے لیے

خدا کے عرشِ بریں سے صلوٰۃ کے انوار
اُترتے رہتے ہیں ہر صبح و شام اُن کے لیے

عطا ہیں اُمّی لقب حاصلِ زبان و بیاں
کلیم اُن کے لیے ہے کلام اُن کے لیے

نعت شریف

زہے مقدر نشان میرا نبی ﷺ کی چاہت میں بے نشاں ہے
مکاں سے کیوں کر غرض ہو مجھ کو کہ میری منزل ہی لامکاں ہے

خدا کو راضی اگر ہے رکھنا تو کر لے شاہِ ﷺ اُمم کو راضی
خدا بھی ہے مہرباں اُسی پر مرا نبی ﷺ جس پہ مہرباں ہے

وہ جس کے ہیں دو جہاں پہ احساں وہ جس پہ اُترا خدا کا قرآں
وہی ہے قرآں وہی ہے ناطق وہی تو قرآں کا ترجماں ہے

خدا کا منشا ہے شاہِ بطحا وہی ہے سرِ اللہ کا منبع
خدا کے رازوں کا ہے وہ کاشف جو شاہِ بطحا کا رازداں ہے

ہو بزمِ اوّل کہ بزمِ آخر ہو بزمِ ظاہر کہ بزمِ باطن
مرے نبی ﷺ کا ظہور دیکھو یہاں وہاں ہے عیاں نہاں ہے

پئے بساطِ نظامِ عالم وہیں سے احکام مِل رہے ہیں
عطؔا جو مرکز ہے کُن فکاں کا وہ میرے مولیٰ کا آستاں ہے

نعت شریف

اپنا حبیب جس کو جہاں آفریں کہے
اُس کو نہ کیوں خدا کی خدائی حسیں کہے

پہلے ہی سے جنابﷺ کو ہوتا ہے اُس کا علم
جو بات بھی حضورﷺ سے رُوح الامیں کہے

الفاظ کون سے ہیں جو قرآں میں بارہا
شانِ شہ ہدیٰ میں خدا نے نہیں کہے

حُسنِ ملیحِ مصطفیٰﷺ ایسا ہے بے مثال
یوسف بھی دیکھ کے جسے صد آفریں کہے

مرضی یہی تھی حق کی سرِ عرش اے عطاؔ
سامع خدا ہو بات رسولِﷺ امیں کہے

نعت شریف

چنے گئے ہیں جو عشقِ شہِ اُمم ﷺ کے لیے
کرم ہے اُن کے لیے اور وہ ہیں کرم کے لیے

فنا بھی ہو کے نہیں ہیں فنا ، مِلا ہے جنھیں
وجودِ عشقِ محمد ﷺ رہِ عدم کے لیے

مِلا ہو جس کو شرف لمسِ پائے احمد ﷺ کا
وہ خاک کیوں نہ ہو آرائشِ اِرم کے لیے

اِسی گداز نے مجھ کو عطا کیا ہے وقار
ہے اُن کا سوز ہی کافی مرے بھرم کے لیے

رہا وہ تابہ ابد دم بدم اُنھیںﷺ کے حضور
ہوا جو حاضرِ دربار کوئی دم کے لیے

دکھا دیا جو نبیﷺ نے نجات کا رستہ
وہی عرب کے لیے ہے وہی عجم کے لیے

نویدِ دیدِ محمدﷺ اُنھی کو ملتی ہے
کیا ہے وقف جنھیں حق نے اُن کے غم کے لیے

درِ رسولﷺ پہ وہ بھی لُٹا دیے میں نے
بچا رکھے تھے جو سجدے عطا حرم کے لیے

نعت شریف

ہے کون سا مقام جہاں وہ عیاں نہیں
محوِ کرم کہاں شہ کون و مکاں نہیں

اتنے قریبِ قادرِ مطلق ہیں مصطفیٰ ﷺ
میں تُو کا فاصلہ بھی کوئی درمیاں نہیں

کس جا حضور ﷺ پاک کی رحمت نہیں عیاں
موجودگی رسولِ ﷺ خدا کی کہاں نہیں

دیکھی ہے جب سے کوچہء سرکار ﷺ کی بہار
میری نظر میں وقعتِ باغِ جناں نہیں

جیسا مرے رسولِ ﷺ خدا کا ہے آستاں
ایسا کوئی بھی عرش نما آستاں نہیں

ہو لا مکاں کہ ارض و سماوات اے عطؔا
سرکار ﷺ کی نگاہ سے کچھ بھی نہاں نہیں

نعت شریف

کوئی اندازہ کر پائے گا کیا شانِ نبوّت کا
لگا ہے عرش پہ جھنڈا مرے آقاﷺ کی عظمت کا

خیالِ روضۂ اطہر نے جب بھی دل پہ دستک دی
نظارہ کرلیا آنکھوں نے اُس دم باغِ جنت کا

جو کثرت کی دھنک تھی ڈھل گئی نورِ تجلّی میں
مِلا سرکارﷺ کی نسبت سے جب عرفان وحدت کا

شہِ کونین کی معجز نما جلوہ نمائی سے
ہوا محوِ جمالِ حق ہر اِک انداز حیرت کا

پڑھایا ہے سبق اُمّی لقب نے آ کے دُنیا میں
طریقت کا حقیقت کا شریعت کا ولایت کا

زباں پر نعتِ سلطانِ مدینہ ہے پسِ مردن
پسِ مردن بھی جاری سلسلہ ہے اُن کی مدحت کا

مزیّن کر کے اوصافِ جمالِ شاہِ بطحا سے
بنایا ہے خدا نے اے عطاؔ آئین فطرت کا

نعت شریف

ہو کیوں نہ زینتِ کُن جلوۂ درود و سلام
سجا ہے عرش پہ آئینۂ درود و سلام

مریضِ عشقِ محمد ﷺ کو بخش دیتا ہے
نشاطِ عمرِ ابد نسخۂ درود و سلام

حضور ﷺ عرش پہ جلوہ نما ہوئے جس دم
دیا خدا نے اُنھیں تحفۂ درود و سلام

طفیلِ ابنِ علیؓ اے مرے رسولِ ﷺ خدا
قبول ہو یہ مرا ہدیۂ درود و سلام

حصولِ دولتِ دُنیا سے کیا غرض اُس کو
ہو جس کے پاس بھی سرمایۂ درود و سلام

بروزِ حشر دیا مجھ کو دستِ قدرت نے
پئے نجات عطا نامۂ درود و سلام

نعت شریف

تجھ سے بڑھ کر حسیں اے شہ ﷺ نازنیں
ذاتِ حق کی قسم میں نے دیکھا نہیں

انبیاء بھی ترے جب کہ ممنون ہیں
ناز بردار ہوں کیوں نہ رُوح الامیں

یا حبیبِ خدا مرحبا مرحبا
آپ ﷺ ہیں ہر جگہ بالیقیں بالیقیں

کیا ادائیں ہیں خالق کے محبوب کی
دِلرُبا دِلرُبا دِلنشیں دِلنشیں

جس نے جو کچھ بھی مانگا مِلا ہے اُسے
لفظ اُن ﷺ سے نہیں کا سنا ہی نہیں

مخزنِ حُسنِ احمد ﷺ میں کھو کر عطاؔ
چن رہی ہے نظر نورِ حق کے نگیں

نعت شریف

ہوں جب سے میں سلطانِ مدینہ کی نظر میں
کعبہ ہے مرے دل میں مدینہ ہے جگر میں

ہیں نقشِ قدم آپ ﷺ کے ہی خضرِ طریقت
ہر آن بدلتے ہوئے اِس کُن کے سفر میں

صدیوں رہی تحلیل نمو پانے سے پہلے
معراج کی شب عشقِ محمد ﷺ کی سحر میں

ملتی ہے پئے نعت جنھیں عشق کی دولت
انمول وہ ہو جاتے ہیں بازارِ ہنر میں

خالق کی شناسائی کا ملتا نہیں عرفاں
گر عشقِ شہِ والا کا سودا نہ ہو سر میں

ہے داغِ غمِ عشقِ نبی ﷺ سے جو ہویدا
رعنائی کہاں ہے وہ عطا شمس و قمر میں

نعت شریف

آئینۂ دیدار ہے اور دیدۂ حیراں
حسنِ رُخِ سرکارﷺ ہے اور دیدۂ حیراں

لَوٹے گی نظر کیسے بھلا عرشِ نبیﷺ سے
اِک منظرِ اسرار ہے اور دیدۂ حیراں

کیا راز کُھلے جانے سرِ طورِ مدینہ
اِک برقِ ضیابار ہے اور دیدۂ حیراں

نظروں میں ہیں امواجِ جمالِ شہﷺ لولاک
اک قلزمِ انوار ہے اور دیدۂ حیراں

پندار میں معراجِ نبی ﷺ کے ہیں مناظر
اللہ کا دربار ہے اور دیدۂ حیراں

ولیوں کے رسولوں کے فرشتوں کے ہیں میلے
کوئے شہ ﷺ ابرار ہے اور دیدۂ حیراں

ہیں عطر فشاں پھول عطاؔ آلِ نبی ﷺ کے
وحدت کا چمن زار ہے اور دیدۂ حیراں

نعت شریف

تاثیر ہو کچھ ایسی مرے داغِ نہاں میں
سرکار ﷺ نظر آئیں مجھے حجرۂ جاں میں

اُتروں نہ میں کیوں بحرِ غمِ عشقِ نبی ﷺ میں
ساحل کئی پوشیدہ ہیں اس بحرِ رواں میں

سرکار ﷺ کے دربار میں آ کر جو مِلی ہے
ملتی ہے کہاں ایسی خوشی باغِ جناں میں

بے خود کیے رکھتا ہے جہاں عشقِ محمد ﷺ
ہم رہتے ہیں اُس قریۂ بے نام ونشاں میں

ہے جن پہ کرم آپ ﷺ کا، وہ دُور بھی رہ کر
رہتے ہیں عطا کوئے شہ ﷺ کون ومکاں میں

نعت شریف

عرش پہ نامِ محمد ﷺ جب لکھا اللہ نے
سب سے پہلے خود کہا صلِ علیٰ اللہ نے

گلشنِ کونین کو شاداب رکھنے کے لیے
لطفِ احمد ﷺ کو بنایا ہے صبا اللہ نے

بخش دی اپنے کرم سے نسبتِ شاہِ اُمم ﷺ
ہم پہ یہ کتنا بڑا احساں کیا اللہ نے

اُس گھڑی شانِ بشر سے تھے ورا خیرالوریٰ ﷺ
جب اُنھیں دیدار کا تحفہ دیا اللہ نے

ذات کا اپنی بنا کر آئنہ سرکار ﷺ کو
مُتَّصِف اوصاف سے اپنے کیا اللہ نے

ہو گئی شانِ شہ لولاک کی حجّت تمام
مارَمَیتَ اِذ رَمَیتَ جب کہا اللہ نے

خوبیٔ قسمت بشکلِ موجِ لطفِ مصطفیٰ ﷺ
ہم کو بخشا ہے عطا بحرِ عطا اللہ نے

نعت شریف

نبی ﷺ کو رحمتِ ہر دو جہاں رحمٰن کہتا ہے
خدا جو بات کہتا ہے عَلی الاِعلان کہتا ہے

اُنھیں محبوبِ حق کہتا ہے حق کی جان کہتا ہے
جو مومن ہے نبی ﷺ کو حاصلِ ایمان کہتا ہے

کوئی بھی بات واللہ اپنی مرضی سے نہیں کہتا
خدا کہتا ہے جو لولاک کا سلطان ﷺ کہتا ہے

عطا کی ہے خدا نے ایسی رفعت شاہِ بطحا کو
پیمبر بھی ہر اِک سرکار ﷺ کو ذی شان کہتا ہے

بفضلِ حق جو بن جاتا ہے عکسِ سیّدِ ﷺ والا
نبی ﷺ کی ذات کو آئینۂ قرآن کہتا ہے

عطا ہوتا ہے غوطہ زن جو دریائے حقیقت میں
وہ ذاتِ مصطفیٰ ﷺ کو قلزمِ فیضان کہتا ہے

نعت شریف

کیا اِس سے غرض ہم کو بڑے ہوں جو بڑے ہیں
ہم بھی شہ ﷺ کونین کے قدموں میں پڑے ہیں

تھامیں گے نہ ہاتھ آپ ﷺ اگر بحرِ طلب میں
اُتریں گے کہاں پار کہ ہم کچے گھڑے ہیں

مشکل میں مددگار ہیں جن کے مرے آقا ﷺ
مشکل میں پڑیں گے نہ وہ مشکل میں پڑے ہیں

حسنینؓ کے صدقے میں ہمیں بھیک عطا ہو
سرکار ﷺ بڑی دیر سے ہم در پہ کھڑے ہیں

تابندہ ہوئے داغِ غمِ عشقِ محمد ﷺ
یا مُہرِ سلیماں میں یہ الماس جڑے ہیں

راضی ہیں خدا سے وہ خدا اُن سے ہے راضی
خود سے بھی عطا عشقِ نبی ﷺ میں جو لڑے ہیں

نعت شریف

رہ کے پردے میں پردہ کُشا مِل گیا
سِرِّ حق صورتِ مصطفیٰ ﷺ مِل گیا

لطفِ حق سے ملے ہم کو شاہِ ﷺ اُمم
لطفِ شاہِ ﷺ اُمم سے خدا مِل گیا

زندگی وقفِ عشقِ نبی ﷺ ہو گئی
زندگی کا ہمیں مُدعا مِل گیا

نسبتیں اُن کی بخشش بداماں ہوئیں
نسبتوں کا ہمیں آسرا مِل گیا

لطفِ حق دستگیری پہ مائل ہوا
جب سہارا ہمیں آپ ﷺ کا مِل گیا

نقشِ پائے نبی ﷺ کیا ملے اے عطاؔ
ہم کو عرشِ بریں کا پتا مِل گیا

نعت شریف

آپ ﷺ کا جس پر کرم اے شاہِ بطحا ہو گیا
ہو گیا اُس کا خدا اور وہ خدا کا ہو گیا

اُٹھ گیا باطل کا پردہ آپ ﷺ کے اظہار سے
از پئے دیدہ وراں حق آشکارا ہو گیا

معجزہ ساماں نظر سے آپ کی یا مصطفیٰ ﷺ
ہر طلاطم قلزمِ غم کا کنارا ہو گیا

صورتِ انعامِ خالق عالمِ شب تار میں
مہرِ رُوئے مصطفیٰ ﷺ چمکا سویرا ہو گیا

آپ جلوہ گر ہوئے جب صورتِ ابرِ کرم
خود بخود پُر جوش لطفِ حق کا دریا ہو گیا

اِستفادہ کر رہی ہے ہر نظر جس سے عطاؔ
عشق میں تخلیق مجھ سے وہ اُجالا ہو گیا

نعت شریف

ماہِ طیبہ کا یہ انداز نرالا دیکھا
حُسنِ کونین لیے چاند کا ہالہ دیکھا

ہو گئے خاک نشیں مہر کی صورت روشن
یہ بھی اعجازِ نگاہِ شہِ والا دیکھا

آپ کی معجزہ سامان اداؤں کے سبب
ہم نے بنتے ہوئے ظلمت کو اُجالا دیکھا

جو نگہبانیِ احمد ﷺ میں تھی اُس کشتی کو
میں نے دیتے ہوئے طوفاں کو سنبھالا دیکھا

حق کے دربارِ مقدس میں رسائی کے لیے
معتبر شاہِ مدینہ کا حوالہ دیکھا

جب اُٹھی شافعِ محشر کی کرم بار نظر
ہم نے ہوتا ہوا عصیاں کا ازالہ دیکھا

مستحق ذاتِ الٰہی کی عطاؤں کا عطا
شاہِ کونین ﷺ کا ہر چاہنے والا دیکھا

نعت شریف

مائل بہ کرم ذات ہے خود ربِ جلی کی
بڑھتی ہی چلی جائے نہ کیوں شان نبیﷺ کی

وابستۂ دامانِ نبیﷺ ہوتا ہے جو بھی
اللہ کے ہاں بات بھی بنتی ہے اُسی کی

ہو تا بہ ابد زندہ و جاوید نہ کیونکر
اسلام پہ ہے مُہرِ کرم میرے نبیﷺ کی

مرسل ہوں کہ ہوں غوث کہ اقطاب و ولی ہوں
سرکارﷺ کے صدقے میں بنی بات سبھی کی

سو رنگ سے کونین میں ہیں محوِ کرم آپﷺ
سو رنگ سے ہے جلوہ گری میرے نبیﷺ کی

ہوتا ہے عطا عشقِ نبیﷺ جس کا مُعلّم
دے سکتا ہے تعلیم وہی دیدہ وری کی

نعت شریف

غبارِ کوئے احمد ﷺ سے جو ہم آغوش ہو جائے
نہ کیوں اُس کے لیے ابرِ کرم پُر جوش ہو جائے

مزا تب ہے کہ ذِکرِ مصطفیٰ ہو اُس گھڑی بھی جب
نظر خاموش ہو جائے زباں خاموش ہو جائے

اُسے بھی لمسِ عرشِ پاک کا اعزاز ملتا ہے
رسولِ حق کی جو خاکسترِ پاپوش ہو جائے

سپردِ عشقِ احمد ﷺ ہو گئے جس کے اِرادے بھی
اُسے یہ زیب دیتا ہے کہ وہ بے کوش ہو جائے

اُسی پر منکشف ہوتے ہیں اسرارِ خداوندی
جو پی کر جامِ عشقِ مصطفیٰ ﷺ مدہوش ہو جائے

سروشِ عشقِ احمد ﷺ کا وہی عرفان رکھتا ہے
سماعت اے عطاؔ جس کی ورائے گوش ہو جائے

وہ اہلِ حق کی نظروں سے کبھی اوجھل نہیں ہوتا
نبی ﷺ کے عشق میں جو بھی عطاؔ روپوش ہو جائے

نعت شریف

عطا کریں گے وہ مانگے گا تُو عطا جو بھی
سمیٹ لینا طلب سے ملے سوا جو بھی

سلام کہہ کے دیارِ شہ ﷺ مدینہ میں
نبی ﷺ سے کہنا کہوں تجھ سے میں صبا جو بھی

کھلے گا بابِ بہارِ کرم اُسی کے لیے
گلِ درود لبوں پر کھلائے گا جو بھی

اُسی کو ملتی ہے خوشنودیِ رضائے حق
نبی ﷺ کے عشق میں ہوتا ہے مبتلا جو بھی

نگاہِ خالقِ کونین بھی اُسی پر ہے
نگاہِ سیّدِ ﷺ والا میں آ گیا جو بھی

وہی تو حکمِ خدا ہے جو حکم اُن کا ہے
وہی اَمر ہے کہیں شاہِ انبیا جو بھی

ملے گا اُس کے پتے سے درِ نبی ﷺ کا سراغ
نبی ﷺ کے عشق میں رہتا ہے لاپتا جو بھی

نہ چھو سکے گی کبھی کرب کی ہوا اُس کو
نہاں ہے دامنِ سرکار ﷺ میں عطا جو بھی

نعت شریف

وہی تو واقفِ انوارِ حق تعالیٰ ہے
بفضلِ حق جو فنا فی الرّسول ﷺ ٹھہرا ہے

لغاتِ علمِ لدُنّی سے ہے وہی واقف
نصابِ ہاتفِ عشقِ نبی ﷺ جو پڑھتا ہے

بوقتِ مرگ حیات آفریں نظر آیا
یہ عشقِ شاہِ ﷺ مدینہ عجب مسیحا ہے

پڑے تھے جس پہ قدم تاجدارِ ﷺ بطحا کے
مرے بدن میں وہ نکہت بدست صحرا ہے

کیسے ہوئے ہیں نہاں خود میں عرشِ اعظم کو
مرے حضور ﷺ کا انداز کیا انوکھا ہے

وہی اُبھرتا ہے امواجِ نور کی صورت
جو بحرِ عشقِ محمد ﷺ میں ڈوب جاتا ہے

وجود جس کا نہ ہو عشقِ مصطفیٰ ﷺ میں اُسے
پئے وصال مثالی وجود ملتا ہے

ہے نازِ عرشِ بریں کو بھی لمس پر جس کے
عطا وہ مرتبہ پرور قدم حضور ﷺ کا ہے

نعت شریف

کونین میں ہے باعثِ رحمت درود پاک
اللہ کی ہے خاص عنایت درود پاک

فرمانِ ذاتِ حق بھی ہے حُسنِ عمل بھی ہے
ہے مدحتوں میں خاص یہ مدحت درود پاک

سرکارِ ﷺ دو جہاں پہ اُترتا ہے عرش سے
انوارِ کردگار کی صورت درود پاک

مخفی ازل سے اِس میں جمالِ رسول ﷺ ہے
کیونکر رہے نہ حُسنِ عبادت درود پاک

عشّاقِ مصطفیٰ ﷺ کے دیارِ ثبات میں
روشن ہے مثلِ شمعِ ہدایت درود پاک

ہوتی ہے بندگانِ الٰہی کو جو نصیب
رکھتا ہے برقرار وہ عظمت درود پاک

ہو کیوں عطا نہ موجدِ عرفان و آگہی
ہے اولیاء کا نورِ ولایت درود پاک

نعت شریف

جو عشّاقِ نبیﷺ کو مطلعِ اُمید ملتا ہے
اُسی میں نورِ حق کا جاوِداں خورشید ملتا ہے

جہاں بھی مکتبِ عشقِ نبیﷺ کا فیض ہو جاری
وہاں درسِ خردمندی پئے تنقید ملتا ہے

نظر ہو جائے گر شاہِﷺ اُمم کی دید کے قابل
تو پھر چشمِ بصیرت کو پیامِ دید ملتا ہے

شرارہ عشقِ احمدﷺ کا بفیضِ رحمتِ باری
کتابِ سوزِ دل میں صورتِ تمہید ملتا ہے

چمکتے ہیں ستاروں کی طرح چرخِ شریعت پر
ترے عشّاق کو جب زینۂ تقلید ملتا ہے

مُیسّر ہے صبا لطفِ الٰہی کی جنھیں اُن کو
چمن زارِ نبی ﷺ میں غنچۂ توحید ملتا ہے

متاعِ جاں لُٹاتا ہے عطا جو عشقِ احمد ﷺ میں
پسِ مردن اُسے سامانِ عیش و عید ملتا ہے

نعت شریف

حق کی ممدوح خوش اُسلوب انوکھی اچھی
ہر صفت آپ کی ہے خوب انوکھی اچھی

عرش پر حق نے مرے شاہِ ﷺ مدینہ سے کہا
تیری ہر بات ہے محبوب انوکھی اچھی

ہجر میں شاہِ ﷺ مدینہ کے جو نم رہتی ہے
کیوں نہ ہو آنکھ وہ مرطوب انوکھی اچھی

آتشِ عشقِ نبی ﷺ کہتی ہے دُنیا جس کو
ہاں وہی آگ ہے مرغوب انوکھی اچھی

کس طرح آپ کے عشّاق گوارا کرتے
ذات نظروں سے ہو محجوب انوکھی اچھی

ہوں ثناخوان عطا سیّدِ لولاک کا میں
میری تقدیر ہے کیا خوب انوکھی اچھی

نعت شریف

جن کے نصیب میں ہیں نبی ﷺ کی محبّتیں
خود ڈھونڈتی ہیں اُن کو خدا کی عنایتیں

تخلیقِ نو بہ نو کے لیے از پئے ثبات
بڑھتی ہی جا رہی ہیں محمد ﷺ کی رحمتیں

اوج و کمال اپنا بڑھانے کے واسطے
آتی ہیں زیرِ پائے نبی ﷺ جھک کے رفعتیں

ہوتی ہے عید ، عیدِ نظارہ سے قبل ہی
ملتی ہیں جب بھی دیدِ نبی ﷺ کی بشارتیں

رکھتی ہے ہر جہان کو اپنے حصار میں
اللہ رے نگاہِ محمد ﷺ کی وسعتیں

رکھتی ہیں شاد ارض و سماوات کو عطا
آقائے نامدار ﷺ کے قدموں کی برکتیں

نعت شریف

رُونما جابجا نظر آئی
میرے آقاﷺ کی جلوہ آرائی

رابطہ ذاتِ حق سے رہتا ہے
ہو محمدﷺ سے گر شناسائی

خوبیٔ بخت حُسنِ احمدﷺ سے
جلوہ ساماں ہوئی ہے تنہائی

دردِ عشقِ نبیﷺ ہے خود درماں
کیوں ہو پھر حاجتِ مسیحائی

سیرت و صورتِ محمد ﷺ میں
جلوہ فرما ہے حق کی یکتائی

حُسنِ احمد ﷺ ہے رُوبروجن کے
عشق پرور ہے اُن کی بینائی

خالقِ کائنات کی ہے ادا
برقِ عشقِ نبی ﷺ کی انگڑائی

نامِ احمد ﷺ کی لوحِ اقدس سے
اے عطا عرش کی ہے زیبائی

نعت شریف

عالمِ کُن آپ کی نظروں میں ہے سمٹا ہوا
ہر نظارہ ہے مری سرکارﷺ کا دیکھا ہوا

باعثِ آسودگی ہے عالمِ دیدار میں
عشقِ احمدﷺ میں یہ دِل کا آئنہ ٹوٹا ہوا

کیا شبِ معراج کے اسرار ہیں معجزنما
چل رہی ہے نبضِ ہستی وقت ہے ٹھہرا ہوا

آتشِ عشقِ نبیﷺ ہے مژدۂ برقِ وصال
ہے نویدِ راحتِ جاں دردِ دِل بڑھتا ہوا

دیدِ محبوبِ خدا کی دستکِ پُرنور سے
بابِ دیدارِ جمالِ ذاتِ خالق وا ہوا

آپ کی موجودگی کے فیض سے ہے بااثر
بزمِ دل میں دھڑکنوں کا ساز یہ بجتا ہوا

آپ ﷺ کی شانِ سخا کے کیوں نہ گُن گائے جہاں
آپ ﷺ کے خوانِ کرم کا ہے جہاں پالا ہوا

وجہِ اظہارِ خدائے کن فکاں ہیں مصطفیٰ ﷺ
کُن کے رُخ پر کیوں نہ اُن کا نور ہو بکھرا ہوا

شہ سوارِ عرش گزرے ہیں یہاں سے اے عطاؔ
کیوں نہ ہو دوشِ ہوا پر راستہ مہکا ہوا

نعت شریف

پہنچے نہ آپ ﷺ از پئے رحمت کہاں کہاں
ہم پر ہوئی نہ حق کی عنایت کہاں کہاں

پھیلا نہ اُن ﷺ کا نورِ ہدایت کہاں کہاں
روشن ہوئی نہ شمعِ رسالت کہاں کہاں

دُنیا ہو قبر ہو کہ قیامت کا روز ہو
آئی نہ پیش اُن کی ضرورت کہاں کہاں

بغداد ہو کہ شام ہو کہ سرزمینِ ہند
پہنچا نبی ﷺ کا نورِ ولایت کہاں کہاں

ہے ہر جہاں میں مسلکِ توحید فیض بار
پہنچی نبی ﷺ کے فیض سے وحدت کہاں کہاں

معجز نما ہیں آپ ﷺ تو حرمین میں مگر
نامِ خدا کی ہو گئی شہرت کہاں کہاں

ایوانِ انبیاء ہو کہ دیوانِ اولیاء
روشن ہے اُن کی شمعِ محبّت کہاں کہاں

ہو انس و جاں کی بزم کہ عرشِ بریں عطا
ہوتی ہے اُن ﷺ کی ذات کی مدحت کہاں کہاں

نعت شریف

حُسنِ پاک آپ کا ٹھہرا جو بِنائے عالم
جلوہ ساماں ہوئی خود ذاتِ خدائے عالم

منزلِ قربِ خدا تک نہ پہنچ پائے کوئی
عشقِ احمد ﷺ ہو نہ گر راہ نمائے عالم

حُسنِ وحدت کے اَمیں ہو گئے جب احمد ﷺ نے
اپنے اکرام کے جلووں سے سجائے عالم

آپ ﷺ کے عشق میں ہستی سے گزرنے والے
باعثِ رحمتِ یزداں ہیں برائے عالم

جابجا آپ ﷺ بیک وقت ہوئے جلوہ نما
بزمِ کونین سجی رنگ پہ آئے عالم

جانشینی جنھیں بخشی ہے مرے آقا ﷺ نے
اُن کے دربار میں کیوں سر نہ جھکائے عالم

کیسے ممکن ہے نہاں اُن سے ہو عالم کوئی
اے عطؔا جن کے لیے حق نے بنائے عالم

نعت شریف

پریشاں حال ہوں کب تک پریشاں یا رسولﷺ اللہ
نگاہِ لطف ہو سوئے غریباں یا رسولﷺ اللہ

ہوئی جاتی ہے فرقت حشر ساماں یا رسولﷺ اللہ
دِکھا دیجے مجھے رُوئے درخشاں یا رسولﷺ اللہ

بحقِ فاطمہؓ مجھ کو چھپا لو اپنے دامن میں
میں عاصی ہوں کرو مجھ پر یہ احساں یا رسولﷺ اللہ

زمانے بھر کی مشکل آپﷺ ہی آسان کرتے ہیں
خدارا میری مشکل بھی ہو آساں یا رسولﷺ اللہ

شبِ اسرا ہوئے ہیں آپ ﷺ کے نقشِ قدم روشن
ہوا ہے عرش پہ جشنِ چراغاں یا رسول ﷺ اللہ

نہیں رکھا ہے محرومِ کرم مجھ کو کبھی تم نے
تمہاری ذاتِ اقدس کے میں قرباں یا رسول ﷺ اللہ

کہوں کیا آپ سے رُوداد اپنی خستہ حالی کی
عیاں ہے آپ پر حالِ پریشاں یا رسول ﷺ اللہ

عطّاؔ کو دولتِ دیدار بلوا کر مدینے میں
عطا کیجے بحقِ شاہِ جیلاں یا رسول ﷺ اللہ

نعت شریف

عالم میں ہر سُو آپ ہیں جلوہ نما یا مصطفیٰ ﷺ
اہلاً و سہلاً مرحبا صلِ علیٰ یا مصطفیٰ ﷺ

اے قاسمِ گنجِ خدا میں بھی گدا ہوں آپ کا
بھر دیجیے کاسہ مرا بہرِ خدا یا مصطفیٰ ﷺ

ہم عاصیوں کو جابجا ہم بے کسوں کو رات دن
درکار ہے تیرا کرم تیری عطا یا مصطفیٰ ﷺ

دستِ یداللہ ہے ترا دستِ کرم دستِ سخا
جس کو مِلا جو کچھ مِلا تجھ سے مِلا یا مصطفیٰ ﷺ

عاصی ہوں میں ناچار ہوں لِلّٰہ مجھے دے دواماں
کر دو کرم رکھ لو بھرم سن لو صدا یا مصطفیٰ ﷺ

صدقہ علیؓ کے لال کا اپنے عطاؔ کے واسطے
اب کھول دو بابِ کرم بابِ سخا یا مصطفیٰ ﷺ

نعت شریف

تھی عروسانہ جو لے افکار میں
آ بسی ہے محملِ اشعار میں

وہ رفاقت جو ہے صدیوں کو محیط
ہے نہاں اِک لمحۂ دیدار میں

اُن کے دامن سے جو وابستہ ہے وہ
سربسر ہے جلوۂ انوار میں

ہے یہ شیوہ آپؐ کے عشّاق کا
بکتے رہنا عشق کے بازار میں

جلوہ گر ہے آپ وہ پردہ نشیں
آپ کے ہر پردۂ اظہار میں

ہو رہے ہیں آئنہ رُو حق شناس
ڈھل کے محبوبِ ﷺ خدا کے پیار میں

جھک رہی ہے ہر جبیں بہرِ عروج
بارگاہِ سیّدِ ﷺ ابرار میں

اے عطؔا افلاک ہیں جلوہ فگن
نقشِ پائے احمدِ ﷺ مختار میں

نعت شریف

ربط بندوں کا جو خدا سے ہے
نسبت شاہِ انبیاء سے ہے

نو بہ نو اہتمامِ ہست و بود
غمزۂ چشمِ مصطفیٰ ﷺ سے ہے

مجھ سا بے مایہ گر ہے جنسِ گراں
آپ ﷺ کے لطفِ بے بہا سے ہے

راہِ عشّاقِ حق درخشندہ
نقشِ پائے شہِ ﷺ ہدا سے ہے

عالمِ کُن میں زندگی کا وجود
آپ ﷺ کے حُسنِ جانفزا سے ہے

شاخِ شوقِ عطا زہے قسمت
گُل فشاں آپ ﷺ کی عطا سے ہے

نعت شریف

اے رحمت اللعٰلمین ﷺ کر دو کرم کر دو کرم
عاصی ہوں میں ناچار ہوں رکھ لو بھرم کر دو کرم

ہم خستہ حالوں کی بھی ہوں اب دُور خستہ حالیاں
تم کو شہیدِ کربلا کی ہے قسم کر دو کرم

در پر کھڑا ہوں دیر سے سن لو مری بھی اِلتجا
خیر النساؓ کے واسطے شاہِ اُمم ﷺ کر دو کرم

ہوں بے نوا جاؤں کہاں دے دواماں شاہِ شہاں
سن لو خدا کے واسطے رُودادِ غم کر دو کرم

اے ہادیِ ہر دو جہاں اے مونسِ بے چارگاں
کب تک رہیں ناچار ہم نادار ہم کر دو کرم

بیٹھا ہوا ہے آپ ﷺ کے لطف و کرم کی آس پر
لِلّٰہ عطا پر یا نبی ﷺ کر دو کرم کر دو کرم

نعت شریف

فدا ہوں آپ پر چشمِ نگاراں یا رسولﷺ اللہ
مجھے بھی بخش دو انوارِ مژگاں یا رسولﷺ اللہ

برنگِ درد مِل جائے جو درماں یا رسولﷺ اللہ
بدل جائے طرب میں سوزِ عصیاں یا رسولﷺ اللہ

مجھے بھی آپﷺ کے دیدار کی سوغات مِل جائے
مری آنکھیں بھی ہوں جلوہ بداماں یا رسولﷺ اللہ

پسِ مردن بھی عمرِ جاوِداں کی خواب گاہوں میں
تمہاری دید ہے شمعِ شبستاں یا رسولﷺ اللہ

ہے صورت آپ کی سرِّ جمال ذاتِ یزدانی
ہے سیرت آپ کی آئینِ قرآں یا رسول ﷺ اللہ

مرے دل کی ہو دھڑکن آپ کی توصیف پر مبنی
رہوں میں آپ کا ہر دم ثنا خواں یا رسول ﷺ اللہ

نوازو دید کے انوار سے لِلّٰہ عطاؔ کو بھی
عطاؔ کو بھی عطا ہو دیدِ یزداں یا رسول ﷺ اللہ

نعت شریف

عکسِ احمد ﷺ میں بدل لیتا ہے جو اپنا وجود
آئینہ پرداز آتا ہے نظر اُس کا وجود

آپ بلواتے ہیں جس کو اپنی بزمِ ناز میں
نورِ وحدت میں بدل لیتا ہے وہ اپنا وجود

عالمِ محبوبیت میں شاہِ بطحا ﷺ کے سوا
جو سراسر نورِ حق ہو کس کا ہے ایسا وجود

عشق میں اُن کے ہے جس کو بے نشاں رہنے سے کام
وہ کسی صورت بھی خاطر میں نہیں لاتا وجود

جستجو میں اُن ﷺ کی مدغم ہو کے باغِ شوق میں
بار ہا دیکھا ہے میں نے چھو کے خوشبو کا وجود

جانبِ دربارِ محبوبِ خدا وقتِ قضا
بن کے خوشبو کاش اُڑ جائے عطاؔ میرا وجود

کیا مقامِ مصطفیٰ ﷺ کی کھوج میں نکلا عطاؔ
سوچ کے عنقا کو مل پایا نہ پھر اپنا وجود

نعت شریف

بخشش کا سبب ٹھہری رحمت کی ادا ٹھہری
نسبت مرے آقا ﷺ کی احسانِ خدا ٹھہری

عقبیٰ میں بفضلِ حق آقا ﷺ کے غلاموں پر
سو جاں سے فدا ہونے جنت کی فضا ٹھہری

عرفانِ محمد ﷺ کے جلوے تھے نہاں اُس میں
آئینۂ کُن میں جب فطرت کی ضیا ٹھہری

اندازِ محبّ دیکھو محبوب نوازی کے
اللہ کا منشا بھی احمدؐ کی رضا ٹھہری

عشاقِ الٰہی کے ایوانِ محبّت میں
خصلت شہِ والاﷺ کی آئینِ وفا ٹھہری

ہر دیدۂ بینا کے لبریز ہوئے ساغر
جب گنبدِ خضرا پر پُرکیف گھٹا ٹھہری

ہر دور میں خالق کی رحمت سے عطا بے شک
الفت شہِ بطحاﷺ کی سامانِ عطا ٹھہری

نعت شریف

بخشش کے چشم و دِل میں سمندر لیے ہوئے
آئے حضور ﷺ فیض کا ساماں کیے ہوئے

کیونکر رہوں نہ مہر بلب آپ ﷺ کے حضور
رہتی ہے خامشی بھی یہاں لب سیے ہوئے

موجودگی پہ آپ ﷺ کی کرتا ہے خود پہ ناز
دورِ خزاں بھی جامِ بہاراں پیے ہوئے

در آئی لطفِ حق کی چمک بزمِ شوق میں
روشن جو دِل میں عشقِ نبی ﷺ کے دیے ہوئے

اشکوں کی کہکشاؤں سے یادِ رسول ﷺ میں
خلوت کدے میں ہم ہیں چراغاں کیے ہوئے

ملتا ہے سوزِ زندگی اُن ﷺ کے شہود سے
عشقِ رسول ﷺ میں جو ہیں مر کر جیے ہوئے

راہِ حیات میں ہمیں ہر گام پر عطا
سرکار ﷺ کا کرم ہے سہارا دیے ہوئے

نعت شریف

رہ جائے میرے داغِ تمنا کی آبرو
ہو جاؤں کاش عشقِ محمد ﷺ میں سرخرو

بڑھتی ہی جائے مژدۂ دِیدار کی تپش
بے نور ہو کبھی نہ مری شمعِ آرزو

اوصافِ کردگار کا مظہر ہوں کیوں نہ آپ ﷺ
ہے ذاتِ پاک آپ ﷺ کی عکسِ جمالِ ہو

جس کو بھی چاہیں آپ ﷺ کرم سے نواز دیں
دونوں جہاں ہیں آپ ﷺ کی نظروں کے روبرو

ہوتا ہے جس کے دم سے بہاروں کا اہتمام
پیکر ہے وہ حضور ﷺ کا تمثالِ رنگ و بو

ذاتِ خدا نے کُن کے ہیولے کیے عیاں
سلطانِ دو جہاں ﷺ کی نگاہوں کے رُو برو

بارانِ التفاتِ نبی ﷺ کے سبب عطا
صحرائے غم میں رہ کے بھی ہوں مثلِ آبجو

نعت شریف

کھلی ہیں وابستگی کی راہیں خدا کا احسان ہو گیا ہے
کہ نامِ احمد ﷺ برنگِ نسبت ہماری پہچان ہو گیا ہے

کہوں میں کیا اُس گھڑی کی عظمت ہوا تھا جس میں ظہورِ احمدؐ
جہانِ صبح و مسا میں گویا وہ وقت ذیشان ہو گیا ہے

وہ اِک نظر جس کو لمسِ روئے شہِ اُمم ﷺ کی ملی سعادت
مری بصیرت کا نورِ عرفاں بھی اُس پہ قربان ہو گیا ہے

شعورِ اُمّی لقب کے صدقے بصیرتیں عام ہو گئیں ہیں
نہیں جو تحریر وہ فسانہ بھی پڑھنا آسان ہو گیا ہے

جہانِ محبوبیت میں اُن ﷺ کا شہودِ حسنِ مقام دیکھو
نگارِ قرآں رسولِ ﷺ حق کا ہر ایک فرمان ہو گیا ہے

نصابِ عشقِ رسول ﷺ کیا ہے یہ اہلِ دانش سمجھ نہ پائے
کھلا ہے جس پر یہ سرِ وحدت وہ خود دبستان ہو گیا ہے

نگاہِ حق میں وہ سرخرو ہے اُسی پہ نظریں ہیں اہلِ دل کی
وہ آئینہ جس میں عکسِ حسنِ رسول ﷺ مہمان ہو گیا ہے

عطا رسولِ خدا ﷺ کی آمد ازل سے ہے معجزوں پہ مبنی
انہی کے فیضِ نظر سے محکم ہمارا ایمان ہو گیا ہے

نعت شریف

سراپا اکرام اُنﷺ کی ہستی جمال اُنﷺ کا تمام رحمت
کرے گی تا بہ ابد نبیﷺ کی ہر اِک ادا میں قیام رحمت

نمازِ عشقِ خدا کی خاطر بہ فیضِ عشقِ نبیﷺ ہوئے ہیں
سجود رحمت قیام رحمت درود رحمت سلام رحمت

چلے ہیں کیا سلسلے کرم کے نوازشیں ہو رہی ہیں ہم پر
زہے مقدر بہ فیضِ نسبت ہے آلِ خیرالانامﷺ رحمت

ہوں کیوں نہ انعام ذاتِ حق کے نہ کیوں محاسن ہوں لغزشیں بھی
حبیبِ داورﷺ کی انجمن میں ہے عام بخشش ہے عام رحمت

مرے نبی ﷺ کی نوازشوں کا ہو کیوں نہ ممنون ہر زمانہ
بفیضِ حق ہیں ہر اِک زماں میں نبی علیہ السّلام رحمت

جو عکسِ حسنِ رسول ﷺ بن کر سنور گئے ہیں نگارِ جاں میں
عطا کیے جا رہی ہے اُن ﷺ کو بہارِ نورِ دوام رحمت

انہیں کے فیضِ نظر کے صدقے عطا فنا فی الرسول ؐ ہو کر
بنے ہیں عشاقِ شاہِ بطحا ﷺ بسانِ بیت الحرام رحمت

نعت شریف

نظر سے آپ ﷺ کی جب رنگِ التفات ملا
نگارِ شوق کو آئینۂ صفات ملا

ہر ایک دور میں ذی روح کو بفیضِ نبی ﷺ
شہودِ عشق ملا جذبۂ حیات ملا

خدا کے قرب کی دولت اُسی کے ہاتھ لگی
نبیؐ کے ہاتھ سے جس خوش ادا کا ہاتھ ملا

مری نظر کو ملی آرزوئے دیدِ نبی ﷺ
مرے خیال کو کوئے نبی ﷺ کا ساتھ ملا

بسوزِ عشقِ نبی ﷺ رشکِ آفتاب ہوں میں
برنگِ داغِ جگر کوکبِ ثبات ملا

بہ فیضِ عشقِ محمد ﷺ عطا زہے قسمت
پسِ فنا مجھے سرمایۂ حیات ملا

منقبت در حضور حضرت علیؓ

اسمِ اعظم کا مظہر ہے نامِ علیؓ
کوئی سمجھے بھلا کیا مقامِ علیؓ

اُس کو کیفِ ولایت عطا ہو گیا
مِل گیا ہے جسے حُبِ جامِ علیؓ

اور بھی شانِ حیدرؓ عیاں کر گیا
مسندِ مصطفیٰ ﷺ پر قیامِ علیؓ

رحمتوں کے امیں اولیاء ہو گئے
چوم کر بابِ داراسلامِ علیؓ

سر بسر حبِ احمدﷺ ہے جس کی ضیا
ہے درخشاں وہ ماہِ دوامِ علیؓ

سوزِ عشقِ محمدﷺ سے سرشار ہے
شمعِ وحدت نہ کیوں ہو کلامِ علیؓ

سِرِّ خیرالوریٰﷺ کے ہوئے جب امیں
اور بھی بڑھ گیا احترامِ علیؓ

ناز ہو کیوں نہ قسمت پہ مجھ کو عطا
میں گدائے نبیﷺ ہوں غلامِ علیؓ

منقبت باحضور حضرت علیؓ

کیا شانِ علیؓ ہے صلِ علیٰ من کنتُ مولا علیؓ علیؓ
ہاتف سے سنی یہ میں نے صدا من کنتُ مولا علیؓ علیؓ

سجتا ہے ولایت کے سُر میں یہ خاص محبّت کا نغمہ
کیونکر نہ کہیں پھر اہلِ صفا من کنتُ مولا علیؓ علیؓ

حسنینؓ کے پیارے باباؓ کو بخشا جو رسولِ ﷺ اکرم نے
کیا خوب لقب ہے صلِ علیٰ من کنتُ مولا علیؓ علیؓ

الطافِ خدا ہے یادِ نبی ﷺ کیونکر نہ کہوں میں نادِ علیؓ
ہے خاص کرم ہے خاص عطا من کنتُ مولا علیؓ علیؓ

کیونکر نہ پڑھے مخلوقِ خدا کیوں وِرد نہ ہو پھر ولیوں کا
جب آپ کہیں محبوبِ ﷺ خدا من کنتُ مولا علیؓ علیؓ

پُرجوش ہوئے اکرامِ نبی ﷺ مشکل بھی مری راحت میں ڈھلی
مشکل میں عطاؔ جب میں نے کہا من کنتُ مولا علیؓ علیؓ

منقبت در حضور حضرت علیؓ

ضوفشاں ہے نبی ﷺ سے جمالِ علیؓ
ہے وصالِ محمد ﷺ وصالِ علیؓ

کیوں نہ لرزاں ہوں خیبر کے دیوار و در
قوتِ حق ہے جاہ و جلالِ علیؓ

میری دانست میں یہ تو ممکن نہیں
کوئی لا کر دکھا دے مثالِ علیؓ

غازۂ خوں دیا رُوئے اسلام کو
کیوں نہ ہو برگزیدہ یہ آلِ علیؓ

ہے ازل سے ولایت کی اقلیم میں
قاسمِ نور رُوئے ہلالِ علیؓ

باعثِ وجدِ اہلِ صفا ہو نہ کیوں
ہے سَرُودِ بقا قیل و قالِ علیؓ

ڈھل گیا حبِّ احمدؐ میں ذوقِ نظر
دیکھ کر شمعِ حُسنِ خصالِ علیؓ

کر رہا ہے دلوں کو منوّر عطاؔ
صورتِ حُسنِ یزداں خیالِ علیؓ

سلام (بحضور حضرت امام حسینؓ)

السّلام ابنِ علیؓ جانِ بتولؓ
السّلام اے جانِ جانانِ رسولﷺ

السّلام اے سرگروہِ کشتگاں
السّلام اے قاریِ نوکِ سناں

السّلام اے گنجِ انوارِ نبیﷺ
السّلام اے حاصلِ زہدِ علیؓ

السّلام اے خسروِ اہلِ وفا
السّلام اے نازشِ اہلِ بقا

السّلام اے عیسیٰؑ مردہ دلاں
السّلام اے چارۂ بے چارگاں

السّلام اے جستجوئے دِلبراں
السّلام اے آبروئے عاشقاں

اے قتیلِ نازِ رب العٰلمین
ذاتِ تو پروردۂ ایمان و دین

اے امامِ عارفانِ ہر زماں
حُبِّ تو سرمایۂ ہر دو جہاں

اے شہیدِ تیغِ تسلیم و رضا
ناز بردارِ تو محبوبِ خدا

مرحبا محبوب محبوبِ خدا
شانِ محبوبیٔ تو حیرت فزا

اے رہینِ مرضیِ ذاتِ خدا
اے کفیلِ اہلِ تسلیم و رضا

رُوئے تو آئینۂ رُوحُ الامیں
دیدِ تو تسکینِ ختمُ المرسلیں

پیکرِ تو مقصدِ ربِّ جلیل
سربسر آئینۂ خوابِ خلیلؑ

وارثِ اکرامِ شاہِ دو جہاں
مرحبا اے قاسمِ قصرِ جناں

جانِ خوبانِ جہاں جانِ عطاؔ
جان و دل بر نامِ پاکِ تو فدا

حبّذا فخرِ ملائک اے حسینؓ
نامِ تو صد افتخارِ مشرقین

سلام (بحضور حضرت امام حسینؓ)

قدم رکھے کسی نے کیا رہِ طوفان پرور میں
گھٹاؤں نے سمندر بھر لیے ہیں دیدۂ تر میں

بصورت تشنگی حاصل ہوئی ہے اہلِ کربل کو
مئے عشقِ الٰہی آگ کے سوزِندہ ساغر میں

شفق شبیرؓ کے اسلام پرور خون کی دیکھو
درخشندہ ہوئی ہے دین کے رُوئے منوّر میں

چھڑانے شام کے زندان میں جانا ہی پڑتا ہے
اگر ہو قید سورج شام کے خوںناب منظر میں

سوائے سبطِ احمدﷺ کون لا سکتا تھا تاب اُس کی
جو تھی برقِ تجلّی آسماں کی چشمِ مضطر میں

کٹا کر اپنی گردن کو حسینؓ ابنِ علیؓ بولے
خدا کا پیار پوشیدہ ہوا کرتا ہے خنجر میں

تبسّم بار نظروں سے مجھے دیکھا مرے رب نے
غمِ شبیرؓ جب لکھا عطا میرے مقدّر میں

سلام (بحضور حضرت امام حسینؓ)

اللہ کے حبیبﷺ کا پیارا حسینؓ ہے
مولا علیؓ کا راج دُلارا حسینؓ ہے

اُمت کی بخششوں کا جو بن جائے گا سبب
چشمِ رسولﷺ کا وہ اشارا حسینؓ ہے

چمکا ہے جس سے عالمِ اسلام کا نصیب
چشمِ بتولؓ کا وہ ستارہ حسینؓ ہے

سب کچھ لٹا کے جس نے بچائی ہے دیں کی لاج
اے شاہِ دو سرا وہ تمھارا حسینؓ ہے

محشر کے بے امان دہکتے سراب میں
خوش بخت ہے وہ جس کا سہارا حسینؓ ہے

میدانِ حشر میں بھی کہیں گے عطا حضورﷺ
ایسا ہے کون جیسا ہمارا حسینؓ ہے

سلام

معراجِ زندگی ہے محبّت حسینؓ کی
ہر دور کو رہے گی ضرورت حسینؓ کی

اقلیمِ اہلِ دِل پہ ہے ابنِ علیؓ کا راج
اللہ رے یہ شانِ ولایت حسینؓ کی

منسوب ہے علیؓ و نبیﷺ و بتولؓ سے
کس درجہ پُروقار ہے نسبت حسینؓ کی

دے دی خدا کی راہ میں سب اپنی کائنات
دیکھی جہان بھر نے سخاوت حسینؓ کی

نوکِ ثناں پہ بندگی کو کر دیا اَمر
رشکِ ملائکہ ہے عبادت حسینؓ کی

ایماں ہو عاشقوں کا نہ کیوں ذِکرِ اہلِ بیت
خوشنودیِ رسول ﷺ ہے مدحت حسینؓ کی

کرتی رہے گی اہلِ عقیدت کو سرفراز
ایماں نواز عزت و عظمت حسینؓ کی

ہر دور کے یزیدیوں کے واسطے عطا
شمشیرِ دینِ حق ہے شہادت حسینؓ کی

منقبت (بحضور حضرت غوث الاعظمؓ)

مظہرِ انوارِ ذاتِ کبریا غوثِ جلیؓ
ہو بہو ہیں شکلِ محبوبِ ﷺ خدا غوثِ جلیؓ

اولیا پر بھی جو ہو سکتا نہیں ہے منکشف
ہے وہ سِرِّ تاجدارِ ﷺ انبیاء غوثِ جلیؓ

صابری ، چشتی ، نظامی ، نقش بندی ، قادری
سب ہیں تیرے نامِ نامی پر فدا غوثِ جلیؓ

آپ کا نورِ کرم ہے سلسلہ در سلسلہ
آپ ہیں ہر سلسلے کے رہنما غوثِ جلیؓ

بٹ رہی ہے در پہ تیرے دولتِ فیضِ رسول ﷺ
ہو اِدھر بھی اِک نظر بہرِ خدا غوثِ جلیؓ

اِک نظر میں حق سے ملواتے ہیں بندوں کو عطا
کامل و اکمل ہمارے پیشوا غوثِ جلیؓ

منقبت (بحضور حضرت غوث الاعظمؒ)

میرانؒ کی عطاؤں کا کیا طور یگانہ ہے
ہاتھوں میں خدائی ہے قدموں میں زمانہ ہے

گاتے ہیں فرشتے بھی گُن غوثِؒ معظّم کے
ولیوں کی زباں پر بھی میرانؒ کا ترانہ ہے

کیا بات ہے میراں کے لجپال گھرانے کی
اکرام میں یکتا ہے بخشش میں یگانہ ہے

افسردہ کئی مجھ سے پاتے ہیں اماں آ کر
آغوشِ کرم تیری دُکھیوں کا ٹھکانہ ہے

بٹتا ہے جو صدیوں سے اور ختم نہیں ہوتا
ہاتھوں میں ترے میرانؒ بخشش کا خزانہ ہے

جس جا بھی پکارو گے پہنچیں گے عطا میرانؒ
میرانؒ کے تصرّف میں ہر ایک زمانہ ہے

منقبت (بحضور حضرت غوث الاعظمؓ)

کیوں نہ ہوں محبوبِ ﷺ ذاتِ کبریا غوثِ جلیؓ
ہیں سراپا جلوۂ خیرالوریٰ ﷺ غوثِ جلیؓ

مرتبہ کیا آپ کا ہے مرتبہ غوثِ جلی
مرحبا اے تاجدارِ اولیاء غوثِ جلیؓ

از پئے نامِ محمد ﷺ بھر دو دامانِ مراد
میں بھی ہوں اِک نام لیوا آپ کا غوثِ جلیؓ

مِل رہا ہے آپ ہی کے نام کا صدقہ ہمیں
کھا رہے ہیں ہم بھی ٹکڑا آپ کا غوثِ جلیؓ

آپ کے دربار میں کب سے کھڑیں ہیں منتظر
بھیک دو ہم کو بحقِ فاطمہؓ غوثِ جلیؒ

کر رہا ہے دستگیری جس کا ہر اِک عکس بھی
اسمِ اعظم کا ہے ایسا آئنہ غوثِ جلیؒ

ہیں ولی بھی جن کے فیضانِ کرم سے سرفراز
اے عطاؔ ہیں وہ ہمارے پیشوا غوثِ جلیؒ

منقبت (بحضور حضرت غوث الاعظمؓ)

خدائے پاک کے حُسنِ نگار غوثِ جلیؓ
ہیں سربسر شہ بطحا کا پیار غوثِ جلیؓ

الم کے ماروں کو راحت سے ہمکنار کیا
نگاہِ لطف سے لاکھوں کو تم نے پار کیا
لگاؤ میری بھی کشتی کو پار غوثِ جلیؓ

ہماری سمت بھی لِلّٰہ ہو اِک نگاہِ کرم
پئے نگاہِ کرم لے کے آ گئے ہیں ہم
ترے حضور دلِ بے قرار غوثِ جلیؓ

ملے نہ فیض اُسے کیوں حبیبِ ﷺ داور سے
عطا ہوئی ہے جسے بھیک آپ کے در سے
گدائی سے وہ ہوا تاجدار غوثِ جلیؒ

ہر ایک سلسلہ ہے اُن کے دم سے نور فشاں
ہوں اُن کے دم سے نہ کیوں نکہتیں کرم کی عیاں
ہیں باغِ فیضِ نبی ﷺ کی بہار غوثِ جلیؒ

بحقِ ابنِ علیؓ از پئے رسولِ ﷺ اُمم
عطا کی سمت بھی ہو جائے اِک نگاہِ کرم
تری نگاہِ کرم کے نثار غوثِ جلیؒ

رُباعیات (بحضور حضرت داتا گنج بخشؒ)

اعزاز گدائی میں ہے مضمر میرا
نسبت سے ہی چمکا ہے مقدر میرا
داتاؒ کا گدا کہتی ہے دُنیا مجھ کو
شاہوں سے حوالہ ہے یہ بڑھ کر میرا

●●●

بخشش کا عطا طور یگانہ ہے وہی
انداز سخاوت کا شہانہ ہے وہی
بدلے ہیں کئی دور گداؤں کے مگر
داتاؒ کی عطاؤں کا زمانہ ہے وہی

●●●

بخشش میں گھرانہ ہے یگانہ تیرا
صدیوں سے سوالی ہے زمانہ تیرا
ہو جائیں گے یہ ختم سوالی داتاؒ
ہو گا نہ مگر ختم خزانہ تیرا

●●●

ہر سو ہے ترے نام کا چرچا داتاؒ
مولا نے تجھے ایسا نوازا داتاؒ
دُنیا ہی نہیں لیتی ترے نام سے فیض
ہے لب پہ فرشتوں کے بھی داتا داتاؒ

●●●

منقبت (بحضور حضرت داتا گنج بخشؒ)

یہاں جو فیضِ احمد ﷺ ہے وہ فیضِ جاوِدانہ ہے
مرے داتا علیؒ کا کیا انوکھا آستانہ ہے

جہاں کی بادشاہی کو نہیں لاتے ہیں خاطر میں
گداؤں کا ترے انداز بھی کیا خسروانہ ہے

نوازا جس کو بخشی اُس کو تابِ فقرِ سلطانی
تری بندہ نوازی کا سلیقہ کیا شہانہ ہے

سمندر سے ورا ہو گنج بخشی کیوں نہ داتاؒ کی
سخاوت میں بھی اولادِ علیؓ واللہ یگانہ ہے

نہ کیوں کر دھوم ہو تیری عطاؤں کی زمانے میں
ترا بحرِ سخا اے فیضِ عالم بے کرانہ ہے

نظامِ کشف ہو کیونکر نہ تیرے فقر پر مبنی
تصرف میں ترے اے شاہِ شاہاں ہر زمانہ ہے

کھلا ہے راز یہ ہاتِف نما داتاؒ کے عشووں سے
سروشِ عشق بھی شاہِ ﷺ مدینہ کا ترانہ ہے

میں مانگوں کیوں نہ عشقِ مصطفیٰ ﷺ داتا کے صدقے میں
لٹانے سے جو بڑھتا ہے عطا یہ وہ خزانہ ہے

منقبت (بحضور حضرت داتا گنج بخشؒ)

حدِ اِمکانِ بصیرت سے ورا ہیں گنج بخشؒ
کنزِ ذاتِ حق کے دُرِّ بے بہا ہیں گنج بخشؒ

پار لگ جاتی ہیں جن کے دم سے سب کی کشتیاں
معرفت کے بحر میں وہ ناخدا ہیں گنج بخشؒ

روشناسِ حق بنامِ مصطفیٰ ﷺ کرتے ہیں وہ
سالکینِ معرفت کے پیشوا ہیں گنج بخشؒ

منزلیں آتی ہیں چل کر خود بخود اُن کی طرف
خوبیٔ قسمت سے جن کے رہنما ہیں گنج بخشؒ

سلسلہ در سلسلہ ہیں عکس اُن کے فیض بار
آئنہ در آئنہ جلوہ نما ہیں گنج بخشؒ

کیوں نہ بانٹیں دولتِ فیضِ شہ ہر دو سرا
لطفِ حق سے منبعِ جود و سخا ہیں گنج بخشؒ

سیرت و اکرام میں ہیں مظہر مولا علیؓ
از قدم تا سر جمالِ مصطفیٰ ﷺ ہیں گنج بخشؒ

جن کی نسبت سے گُلِ عرفاں مہکتے ہیں عطآ
گلشنِ شبیرؓ کی ایسی صبا ہیں گنج بخشؒ

منقبت (بحضور حضرت داتا گنج بخشؒ)

باعثِ دیدِ رُوئے نبیﷺ ہے رُوئے انوار داتاؒ پیا کا
حُسنِ احمدﷺ اگر دیکھنا ہو کر لو دیدار داتاؒ پیا کا

رنگِ مولاؑ کی مہکی ہے مہندی میرے داتا کی شادی میں دیکھو
نور سے خود سجاتے ہیں سہرا شاہِ ابرار داتاؒ پیا کا

آج ولیوں کی بارات میں ہیں دیکھو ولیوں کے سرتاج دولہا
تاج انوارِ مولا علیؑ سے ہے ضیا بار داتاؒ پیا کا

مِل رہی ہے مئے دیدِ احمدﷺ میرے داتا کے بادہ کدے سے
ہو نہ جس کو یقیں دیکھ لے وہ بن کے میخوار داتاؒ پیا کا

اُن کے نقشِ قدم سے لپٹ کر اُن پہ ہوتا ہے سو جاں سے قرباں
دیکھ لیتا ہے رُوئے منوّر جو بھی اِک بار داتاؒ پیا کا

جس میں خوشبو ہے فیضِ نبی ﷺ کی جس میں لطف خدا کی صبا ہے
جس کے پھولوں میں رنگِ علی ہے، ہے وہ گلزار داتاؒ پیا کا

ناز ہے مجھ کو جن کے کرم پر وہ عطا میرے داتاؒ علی ہیں
میں نوازا گیا ہوں جہاں سے ہے وہ دربار داتاؒ پیا کا

منقبت (بحضور حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ)

بٹے جا رہے ہیں کرم کے خزانے کُھلا بابِ لطفِ رسولِ ﷺ اُمم ہے
ترے در پہ خواجہؒ عطا ہی عطا ہے ترے در پہ خواجہؒ کرم ہی کرم ہے

ترے نامِ نامی سے منسوب ہیں ہم ترے نام سے آبرو ہے ہماری
تری ذاتِ اقدس کی نسبت سے خواجہؒ زمانے میں ہم چشتیوں کا بھرم ہے

ملی ہے جسے چاکری تیرے در کی وہی معتبر ہے وہی تاجور ہے
ہوئی جس پہ تیری نظر میرے خواجہؒ جہاں کی نظر میں وہی محترم ہے

ترے روضۂ پاک میں میرے خواجہؒ مدینے کے جلوے نظر آرہے ہیں
جھکائیں نہ سر کیوں ترے آستاں پر ترا آستاں چشتیوں کا حرم ہے

ہوئی جس کو نسبت ترے آستاں سے وہ خوش بخت ہے سُرخرو دو جہاں میں
مِلا ہے جسے تجھ سا لجپال خواجہؒ اُسے کوئی دُنیا نہ عقبیٰ کا غم ہے

عطا جو یہ سب کچھ عطا ہو رہا ہے نہیں آج ہم بھی جو محتاجِ شاہاں
یہ سب خواجۂ خواجگاں کی عطا ہے یہ سب خواجہؒ ہندالولی کا کرم ہے

منقبت (بحضور حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ)

ہوں کیوں نہ قاسمِ لطف و عطا معین الدینؒ
ہیں نائبِ شہِ ہر دو سرا معین الدینؒ

ہو چشتیوں میں نہ کیوں نسبتِ رسول ﷺ کا نور
ہیں نورِ چشمِ رسولِ ﷺ خدا معین الدینؒ

تو ہے وہ شاہِ شہاں تیرے در کے منگتے بھی
ہیں تاجور تری نسبت سے یا معین الدینؒ

نظامی، صابری، چشتی ہوں فیض یاب نہ کیوں
ہے تیرا در بھی درِ مصطفیٰ معین الدینؒ

مجھے بھی بھیک عطا ہو پئے حسینؓ و حسنؓ
ہوں میں بھی آپ کے در کا گدا معین الدینؒ

عطاؔ کو بھی ہو عطا دولتِ عطائے رسول ﷺ
بحقِ فاطمہؓ و مرتضیٰؓ معین الدینؒ

منقبت (بحضور حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ)

نسبت مرے معینؒ کی بہت باوقار ہے
اُن کا غلام جو بھی ہے وہ تاجدار ہے

نسبت پہ ناز کیوں نہ ہو نسبت معینؒ کی
لطفِ نبی ﷺ ہے رحمتِ پروردگار ہے

ہم آپ کے ہیں کیوں نہ ہمیں آپ پر ہو ناز
ہم چشتیوں کا آپ کے دم سے وقار ہے

دن رات بھر رہی ہیں گداؤں کی جھولیاں
کیا نائبِ نبی ﷺ کا انوکھا دیار ہے

خواجہ معینؒ کے دم سے ہی دُنیا میں چشت کی
خیرالوریٰ ﷺ کے لطف و کرم کی بہار ہے

ایماں ہمارا کیوں نہ ہو عشقِ نبی ﷺ عطا
چشتی ہیں ہم ہمارا تو مسلک ہی پیار ہے

منقبت (بحضور حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ)

رنگِ مولائی مرے خواجہ پیا کا رنگ ہے
کیا انوکھا نائبِ خیرالورا کا رنگ ہے

صابری چشتی نظامی کر رہے ہیں جس پہ ناز
وہ مرے عثمانؒ پیا کے دِلرُبا کا رنگ ہے

چشتیوں کا نور ہے نسبت معینؒ الدین کی
چشتیوں کا رنگ عشقِ مصطفٰی ﷺ کا رنگ ہے

مسلکوں کے بھیس میں اور نسبتوں کے رُوپ میں
جس طرف دیکھو محمد ﷺ مصطفٰے کا رنگ ہے

چشتیوں میں صورتِ خوشبو ہیں اکرامِ علیؓ
صورتِ فیضِ نبی ﷺ غوث الورا کا رنگ ہے

کیوں نہ ہو ہم چشتیوں میں رنگ و بوئے مصطفیٰ ﷺ
رنگِ حسینیؓ ہمارے رہنما کا رنگ ہے

ہو یگانہ کیوں نہ یہ رنگِ معینی اے عطاؔ
پنجتن کا رنگ میرے پیشوا کا رنگ ہے

منقبت (بحضور حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ)

رسولِ ﷺ پاک کے اے جانشیں غریب نوازؒ
کوئی بھی ہند میں تم سا نہیں غریب نوازؒ

نبی ﷺ کے حُسن سے نسبت کا بن رہا ہے سبب
تمہارا فیض ہے کتنا حسیں غریب نوازؒ

تمہارے فیض سے اے دلبرِ رسولِ خدا
ملی ہے دولتِ دُنیا و دِیں غریب نوازؒ

لٹا رہے ہیں خزانے کرم کے شام و سحر
عطائے شاہِ اُمم ﷺ کے اَمیں غریب نوازؒ

نگاہِ ناز سے اب تو نواز دو مجھ کو
جہانِ چشت کے اے نازنیں غریب نوازؒ

عطا ہو بھیک اِسے بھی کھڑا ہوا ہے عطاؔ
ترے حضور میں خواجہ معینؒ غریب نوازؒ

منقبت (بحضور حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ)

شمعِ بزمِ خواجگاں خواجہ معینؒ
نورِ سِرِّ چشتیاں خواجہ معینؒ

رہنمائے رہبراں خواجہ معینؒ
دستگیرِ کاملاں خواجہ معینؒ

وارثِ اکرامِ شاہِ ﷺ دو جہاں
والیِ ہندوستاں خواجہ معینؒ

از طفیلِ حضرتِ عثمانؓ ولی
کانِ فیضِ جاوِداں خواجہ معینؒ

در جہانِ خواجگانِ چشت را
قاسمِ رازِ نہاں خواجہ معینؒ

نسبتِ تو جانِ جانانِ علیؓ
آبروئے چشتیاں خواجہ معینؒ

شیخِ کامل اُو عطاؔ شیخِ من است
شیخِ اقطابِ جہاں خواجہ معینؒ

منقبت (بحضور حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکرؒ)

تورے فیض کی دھوم مچی گھر گھر صابرؒ کے پیر اے گنجِ شکرؒ
کر کرپا مری بھی جھولی بھر صابرؒ کے پیر اے گنجِ شکرؒ

داسی ہوں توری مورے بھاگ جگا موئے درس دکھا موے چرن لگا
اے خواجہ معینؒ کے لختِ جگر صابرؒ کے پیر اے گنجِ شکرؒ

دکھلاتا ہے فیض تمہارا اثر اُٹھتی ہے جو بابا تمری نظر
بنتا ہے نظام کوئی صابر صابرؒ کے پیر اے گنجِ شکرؒ

خود خواجہ معین الدیں نے کہا تو چاند ہے چشت نگریا کا
بانٹے ہے اُجالے تیری نظر صابرؒ کے پیر اے گنجِ شکرؒ

جنت کی طرح آنگن ہے ترا یہ طور ہے حضرت صابرؒ کا
کعبہ ہے نظام کا تیرا در صابرؒ کے پیر اے گنجِ شکرؒ

دامن سے لگا ہوں لاج نبھا کربل کے پیاسوں کا صدقہ
محبوب عطا پہ بھی کرپا کر صابرؒ کے پیر اے گنجِ شکرؒ

منقبت (بحضور حضرت خواجہ محبّت علی خان قادری چشتیؒ)

آ گیا میں بھی لے کر اُمیدِ کرم اے محبّت علیؒ تیری سرکار میں
صدقہ حیدرؓ کا دامن کو بھر دے مرے کیا کمی ہے سخی تیرے دربار میں

بحرِ غم میں ہزاروں ہیں طوفاں تو کیا پار اُس کا سفینہ اُتر جائے گا
ہیں نگہبان جس کے محبّت علیؒ کیوں سفینہ پھنسے اُس کا منجدھار میں

حال پر میرے کر کے نگاہِ کرم رکھ لیا میرے باباؒ نے میرا بھرم
مجھ کو اپنا کہا یہ ہے اُن کا کرم کوئی خوبی نہیں مجھ گنہگار میں

کیوں نمایاں نہ ہو اُس میں رنگِ علیؓ اُس میں ہو کیوں نہ خوشبوئے ہندالولی
پیار کا پھول ہے وہ محبّت علیؒ جو کھلا غوثِ اعظم کے گلزار میں

آپ نے پیار کی جس کو سوغات دی پیار ہی اُس کا کیونکر نہ منشور ہو
پیار شامل ہے خالق کے محبوب کا اے محبّت علیؒ آپ کے پیار میں

ہے وہی دِلرُبا ہے وہی با خدا بن گئی بات اُس کی عطا برملا
فیض باباؒ کی نسبت سے جس کو مِلا محترم ہو گیا ہے وہ سنسار میں

منقبت (بحضور حضرت خواجہ محبّت علی خانؒ)

عجب یہ کرامت ہے نسبت کی دیکھو کہ فیض اُن کا فیضانِ غوثِ جلیؒ ہے
نرالا کرم ہے محبت علیؒ کا انوکھی عطائے محبّت علیؒ ہے

محبّت علیؒ ہوں یا ہوں خواجہ افضلؒ محبّت کے پیکر سبھی اولیاء ہیں
میں قربان جاؤں ترے کملی والے ﷺ تجھی سے یہ رسمِ محبّت چلی ہے

یہ در شاہِ بطحا کے پیاروں کا در ہے ذرا چشمِ بینا سے دیکھے تو کوئی
یہیں جلوہ گر خواجہ گنجِ شکرؒ ہے یہیں جلوہ گر خواجہ ہندالولی ہے

علیؓ سے ہے نسبت محبّت علیؒ کی یہ نسبت ہزاروں کے کام آ رہی ہے
پکارا ہے مشکل میں بابا کو جس نے بحقِ علیؓ اُس کی مشکل ٹلی ہے

تو ہے باغِ اجمیر کا پھول باباؒ ترے فیض کی نسبتیں ہیں بہر سُو
ہو جنت نما کیوں نہ دربار تیرا گلی تیری صابرؒ پیا کی گلی ہے

محبّت علیؒ کی محبّت کے صدقے پئے نسبتِ حضرتِ خواجہ افضلؒ
عطا خاص ہم پر کرم ہے نبی ﷺ کا عطا خاص ہم پر عطائے علیؓ ہے

منقبت (بحضور حضرت خواجہ محمد افضل خان رح چشتی قادری)

سربسر ہوں کیوں نہ حسنِ مصطفیٰ ﷺ افضل رح پیا
ہیں معین الدیں حسن رح کے دِلرُبا افضل رح پیا

اُٹھنا چاہیں تو بھی اُٹھ سکتے نہیں اس در سے ہم
بن گئے ہیں آپ کا ہم نقشِ پا افضل رح پیا

اپنی قسمت پر نہ کیوں ہم چشتیوں کو ناز ہو
مِل گیا ہے ہم کو کامِل رہنما افضل رح پیا

تو نے تو میری طلب سے بھی مجھے بڑھ کر دیا
میں ترے صدقے ترے قربان یا افضل رح پیا

خواجگاں کے ہو گئے ہم غوث کی شفقت ملی
تیری نسبت سے ہمیں کیا کچھ مِلا افضلؒ پیا

خسروی سے بڑھ کے یہ اعزاز ہے میرے لیے
میں بھی ہوں منگتا ترے دربار کا افضلؒ پیا

عاصیوں سے بھی نبھائے جا رہے ہیں وہ عطآ
ہیں بڑے لجپال میرے پیشوا افضلؒ پیا

منقبت (بحضور حضرت خواجہ محمد افضل خاںؒ چشتی قادری)

نورِ نگاہِ حضرتِ گنجِ شکرؒ افضلؒ پیا
حسن و جمالِ مصطفیٰ ﷺ ہیں سربسر افضلؒ پیا

نسبت تری سے برملا ملتا ہے فیضِ مصطفیٰ ﷺ
خواجہ معین الدیں کے اے لختِ جگر افضلؒ پیا

ہے جو علیؓ کا دِلرُبا محبوب ہے جو غوث کا
قسمت سے ہم کو مِل گیا وہ راہبر افضلؒ پیا

ہر دم مری ہے یہ دُعا قائم رہے یہ تا اَبد
ہم بے کسوں کا آسرا تیرا ہے در افضلؒ پیا

جس کی طرف بھی اُٹھ گئی تقدیر اُس کی بن گئی
تیری نگاہِ لطف میں ہے وہ اثر افضلؒ پیا

تیری نگاہِ ناز سے بٹتا ہے فیضِ غوث پاک
لِللہ عطا کی سمت بھی ہو اِک نظر افضلؒ پیا

منقبت (بحضور حضرت خواجہ محمد افضل خانؒ)

شب و روز فیضِ محمد ﷺ کی دولت لٹاتے ہو تم دم بدم خواجہ افضلؒ
کھڑے ہیں اُمیدِ کرم ہم بھی لے کر اِدھر بھی نگاہِ کرم خواجہ افضلؒ

کروں ناز کیونکر نہ نسبت پہ خواجہؒ ہے نسبت تمہاری مرا دین وایماں
تمہی سے ہے قائم مری سرفرازی تمہی سے ہے میرا بھرم خواجہ افضلؒ

یہ اُلفت کا رشتہ ہے صدیوں پہ مبنی یہ اُلفت کا رشتہ نہیں چار دن کا
زہے بخت اپنا بنایا ہے تُو نے زہے بخت تیرے ہیں ہم خواجہ افضلؒ

لگائیں نہ لو کیوں تری ذات سے ہم تجلّی نہ کیوں حق کی ہو تجھ میں ظاہر
تو ہے مظہرِ حُسنِ شاہِ ﷺ مدینہ تُو ہے عاشقوں کا حرم خواجہ افضلؒ

نہ کیوں گائیں گُن عشق میں ہم تمھارے کریں جان و دل ہم نہ کیوں تم پہ قرباں
تمہی دِین و دُنیا تمہی قبلہ کعبہ تمہی ہو ہمارا بھرم خواجہ افضلؒ

تمہارے تصرف میں ہے گنجِ بخشش جہاں کو نوازے چلے جا رہے ہو
عطاؔ کو بھی لطف و کرم سے نوازو بحقِ رسولِ ﷺ اُمم خواجہ افضلؒ

قطعات

سائیں ، حق ، کرتار کہوں کہ داتا ، مولا ، رام
سو سو سار ہے ہمرے پی کی سو سو پی کے نام
ٹھاٹھ باٹ ہے ہر جا اُس کا ہر جا اُس کا راج
پی بِن کوئی دُوجا ہو تو مچ جائے کہرام

●●●

رام بھجن کے سُر کی مدوا مجھ نردھن کو پلائی
سرگم چھیڑ کے پریم کا موہے ملن کی آس دِلائی
برکھا رُت میں پی نے دیا موہے درس کی لے کا جوگ
دیپک راگ کی اگنی سے مورے من کی جوت جگائی

●●●

تمرے نیناں نے سکھلائے پریم کے سُر سنگیت
اپنی کرپا سے ہی تم نے مجھ کو بنایا میت
کون ہے جگ میں تم بن ایسا پریت نبھانے والا
جیسی پریتم تم نے نبھائی مجھ نرگُن سے پریت

●●●

تمری پریت دھرم ہے مورا تمری پریت ہے دان
تمری پریت کے کارن ساجن مجھ کو مِلا ہے گیان
تمری پریت کے کارن موری ہر ہر سے ہے پریت
تمری پریت کے کارن پریتم جگ میں مورا مان

●●●

جیون کی چُنری سے اُترے گوٹے چھیل چھبیلے
بدلی لے سانسوں کی ہو گئے بے سُر گیت سُریلے
سدھ بدھ بسری جوگن ہوئی بُھولا رُوپ سروپ
ایسا جادو کر گئے بالم تمرے نین نشیلے

●●●

آس نراس کے بندھن ٹوٹے ٹوٹے خواب سہانے
مجھ مورکھ کو بھول گئے سب جگ کے تانے بانے
اپنا رُوپ بھلا کر بیٹھی تمرا رُوپ اُتارن
دیکھ تمہارا سندر مکھڑا ہوش نہ رہے ٹھکانے

●●●

ہر نے ہر کا رُوپ اُتارا ہر نے ہر کا رنگ
آس نراس ہے ہر میں ہر کی ہر میں ہر کے ڈھنگ
ہر ہر ہر کا جوگ ہے پیارے ہر ہر ہر کا پریم
ہر ہے عطاؔ ہر ہر کی آشا ہر ہر ہر کے سنگ

●●●

نسبتی غزل

دامن سے لگایا ہے اور بات بنائی ہے
قربان ترے تو نے کیا لاج نبھائی ہے

ممنونِ کرم ہوں میں یہ فیض بھی کیا کم ہے
جاناں ترے قدموں تک میری بھی رسائی ہے

دُنیا کی میں شاہی کو خاطر میں نہیں لاتا
شاہی سے مجھے بڑھ کر اِس در کی گدائی ہے

جس پر ہے نظر تیری ہے جگ کی نظر اُس پر
جس سمت ہے رُخ تیرا اُس سمت خدائی ہے

اس آگ کو اب تو ہی پلکوں سے ہَوا دینا
یہ آگ محبّت کی جو تُو نے لگائی ہے

وہ دل سے گیا اپنے وہ جاں سے گیا اپنی
دیدار کی مے تو نے جس کو بھی پلائی ہے

بے بس ہیں عطاؔ ہم بھی اِس عشق کے عالم میں
دل اپنا نہ جاں اپنی ہر چیز پرائی ہے

غزلیات

سوچ کر چُننا ذرا تو اے مسافر راستے
پاؤں کی زنجیر بن جاتے ہیں اکثر راستے

ہو گئے ہم بے نیازِ منزلِ اوج و کمال
راہ تکتے رہ گئے دوشِ ہوا پر راستے

گامزن ہونا ضروری تو نہیں اُن کے لیے
آ رہے ہوں جن کی جانب خود ہی چل کر راستے

جب سے اپنائی ہے میں نے عشق میں بے رہروی
کاٹتے رہتے ہیں میرے گِرد چکر راستے

چلتے ہیں طوفاں صفت عزمِ مسافت لے کے جو
اُن کی خاطر خود بناتا ہے سمندر راستے

دشتِ دِل سے کوئی آہو چشم گزرا ہے ضرور
ورنہ صحرا میں کہاں ایسے معطّر راستے

آندھیوں کو ڈھونڈتے ہیں گر جلے کوئی چراغ
ظلمتوں کے ہو گئے ہیں اتنے خوگر راستے

آگ پر چلنا گوارا کر لیا ہم نے عطاؔ
مخبری کرنے لگے جب کینہ پرور راستے

کیا چرخِ دل سے ماہِ شبِ غم اُتر گیا
میرا وجود خوابِ عدم میں بکھر گیا

اب کیا مشامِ شوق کے آئے گا ہاتھ وہ
نکہت نما خیال تھا آ کر بکھر گیا

چھوڑا نہ اُس نے ذہن میں احساسِ نقش بھی
وہ مثلِ باد دشتِ طلب سے گزر گیا

قصرِ ثباتِ فہم مرا مجھ سے چھین کر
وہ لامکاں کے خواب مرے نام کر گیا

اُس کشتۂ عدم کا ہوں احساسِ زندگی
شکلِ شہود دیکھے بِنا ہی جو مر گیا

تصویرِ لحنِ بے صدا سے ہو کے ہمکنار
آئینۂ جمالِ تکلّم سنور گیا

رُوداد راہِ غم کی کہوں کیا خیالِ یار
تُو بھی تو میرے ساتھ گیا میں جدھر گیا

ہل چل مچا کے سوچ کے خوابیدہ شہر میں
وہ اجنبی خیال نہ جانے کدھر گیا

کیا عکسِ آگہی کی نمو اُس میں ہو عطا
وہ آئنہ جو سنگِ ملامت سے ڈر گیا

ہے وہاں اب صرف نامِ رنگ و بُو
تھا کبھی جس جا قیامِ رنگ و بُو

حبس کے زنداں میں تھی بادِ صبا
کون کرتا اہتمامِ رنگ و بُو

سوزِ حیرت سے لبِ دریائے شوق
جل گئے جو تھے خیامِ رنگ و بُو

پوچھتی ہے مجھ سے یہ شاخِ اُمید
کیوں نہیں آتا پیامِ رنگ و بُو

مٹ گئی آرائشِ باغِ خیال
رہ گئی یادِ خرامِ رنگ و بُو

اب کہاں خوش رنگیٔ نورِ سحر
اب کہاں پُرکیف شامِ رنگ و بُو

ڈالتے ہیں باغِ وحشت کی طرح
ہم عطاؔ لے کر سلامِ رنگ و بُو

زاویے بدلے ہیں کیونکر سوچ کے
کچھ تو کہیے بندہ پرور سوچ کے

ہو گیا ہے کیا ہماری سوچ کو
آنکھ بھر آتی ہے اکثر سوچ کے

ڈھل رہی ہے گفتگو تصویر میں
بات کرنا آئنہ گر سوچ کے

جاگ اُٹھیں گے دائرے سوئے ہوئے
پھینکنا پانی میں کنکر سوچ کے

سوچ مت انجام جو بھی ہو سو ہو
کر جو کرنا ہے مگر کر سوچ کے

وہ پسِ منظر عطاؔ موجود تھا
جو بنایا تو نے منظر سوچ کے

گرمیِٔ پرواز ہے حیرت فزا
جلنے لگتے ہیں عطاؔ پَر سوچ کے

—

زندگی کا خواب ٹوٹا جائے ہے
گوہرِ نایاب ٹوٹا جائے ہے

سُر ہیئے اظہار بے کل ہیں مگر
شوق کا مضراب ٹوٹا جائے ہے

خودفراموشی ہے لاحق عشق میں
رشتۂ احباب ٹوٹا جائے ہے

بحرِ حیرت میں سفینہ سوچ کا
برسرِ گرداب ٹوٹا جائے ہے

برفلک لرزاں ہے کس کی آہ سے
چاند زیرِ آب ٹوٹا جائے ہے

حدّتِ صہبائے غم سے اے عطاؔ
شیشۂ پرتاب ٹوٹا جائے ہے

مخالف جس کے ہو جائیں در و دیوار بھی گھر کے
نہ کیونکر شادماں ہو خود کو وہ بے خانماں کر کے

خداوندا ہمیں اب جینے مرنے سے ورا کر دے
نہ ہم محفوظ ہیں جی کے نہ ہم محفوظ ہیں مر کے

مرے دِل میں ہے ارمانوں کی وہ حالت کہ جیسے ہوں
حرم میں ٹوٹ کر بکھرے ہوئے اصنام پتھر کے

بڑی مشکل سے کٹتی ہے محیطِ عشق کی منزل
گِھرے ہوتے ہیں طوفانوں میں یہ رستے سمندر کے

بظاہر تو یہ لگتا ہے کہ ہم کرتے ہیں من مانی
حقیقت میں مقلّد ہیں کسی انجان رہبر کے

اُنھیں محسوس کرنے سے بھی قاصر ہے نظر میری
مرے پندار میں جو عکس ہیں ناپید منظر کے

سرِ رہ اپنا سایہ بھی گریزاں جن سے رہتا ہے
عطاؔ ہم وہ مسافر ہیں رہِ آزار پرور کے

کٹ گئیں لمحوں میں صدیاں وارداتِ عشق میں
کم پڑی عمرِ خضر اس کائناتِ عشق میں

اُلجھنیں بھی راحتوں کے رُوپ میں آئیں نظر
محو کچھ ایسے ہوئے ہم مشکلاتِ عشق میں

وہ بھی ہو جاتا ہے جس کے ہونے کا اِمکاں نہ ہو
کچھ بھی ناممکن نہیں اِن ممکناتِ عشق میں

ہو کے ہم بے جان بیٹھے ہیں سرِ بازارِ شوق
سینکڑوں جانیں گنوا کر حادثاتِ عشق میں

آہ و زاری کے سوا کیا ہے متاعِ دردِ عشق
بے ثباتی کے سوا کیا ہے ثباتِ عشق میں

آتشِ رنج و الم اور سوزِ حیرت کے سوا
جانِ من رکھا ہی کیا ہے التفاتِ عشق میں

بت کی صورت بھی ہمی تھے اور پجاری بھی ہمی
کی پرستش ہم نے اپنی سومناتِ عشق میں

عشق نے نام و نسب کا کر دیا قصہ تمام
ہوگئی تحلیل ہر اِک ذاتِ ذاتِ عشق میں

عشق اپنے آپ میں رہنے نہیں دیتا عطاؔ
ہے ازل سے یہ صفت شامل صفاتِ عشق میں

یہ غمزے خوش ادا تیرے نظر حیرت فزا تیری
کرے ہے خود سے بیگانہ مجھے ہر اِک ادا تیری

کوئی تجھ سا نہ دِکھ پایا کوئی تجھ سا نہ ہو پایا
اُتاری ہیں بہت نقلیں خداؤں نے خدا تیری

عدم نا آشنا پیکر پہ میں نے تیرے کہنے پر
بصورتِ جسم فانی اوڑھ رکھی ہے قبا تیری

نیا ہر روز اِک پتلی تماشہ ہوتا رہتا ہے
کھلونا ہوں میں مجھ میں کارفرما ہے رضا تیری

اُڑائی خاک جب میری کہا اُس شوخ نے مجھ سے
اِسی میں ہے بھلا تیرا اِسی میں ہے بقا تیری

مرا ہونا خلل تھا جانِ جاناں تیرے ہونے میں
مرے مٹنے سے نکھری خودنمائی جابجا تیری

دِیے جا اور بھی رنج و الم سوغات کی صورت
نہیں مجھ پر گراں یہ جنسِ دردِ بے بہا تیری

وہی رندی و قلاشی وہی قصّے حسینوں کے
خدا کے ساتھ رہ کر بھی نہ بدلی خُو عطؔا تیری

خود کو بھی اُس کے رُوپ میں دیکھا ہے بارہا
دھوکا یہ میں نے عشق میں کھایا ہے بارہا

اِک بے نشان نقشِ کفِ پا کی کھوج میں
دہلیزِ لامکاں کو بھی چوما ہے بارہا

تیشہ تھا خود فریبیوں کا دستِ شوق میں
بے کیف پَل میں خود کو تراشا ہے بارہا

اُن کی نظر میں رہ کے بھی اُس بزمِ ناز میں
موجودگی کو اپنی چھپایا ہے بارہا

بیگانۂ وجودِ فنا و بقا تھے ہم
ایسا بھی دور عشق میں گزرا ہے بارہا

اِس خارزارِ حسرتِ ناکام سے عطا
دامانِ شوق ہم نے بچایا ہے بارہا

ملے گی جس کو بینائی سروشِ نورِ ایقاں سے
کرے گا اِستفادہ وہ ہماری شمعِ عرفاں سے

نہ ہو کر بھی اسیرِ حلقۂ موجودگی ہوں میں
عدم موجودگی بھی ہے مری مشروط زنداں سے

مجھے یاد آ گیا وہ خارزارِ عشق میں چلنا
ہوائے خونچکاں آ کر جو لپٹی میرے داماں سے

میں ذرہ ہوں تہِ داماں مگر خورشید رکھتا ہوں
مہ و انجم ہیں رخشندہ مری آہِ فروزاں سے

مجھے زندانِ جاں کی قید میں ڈالا گیا جس دم
مرے احساس کو باندھا گیا زنجیرِ پیماں سے

فنا پر مشتمل تھی کیا بساطِ زندگی میری
چلا ملکِ عدم کو میں نکل کر قریۂ جاں سے

تری چشمِ گریزاں کے بھنور میں ڈوب کر اکثر
تعلّق جوڑ لیتا ہوں کسی خوابِ پریشاں سے

اُنھیں آئینۂ دیدار سے ہو کر ورا دیکھوں
تقاضا ہے عطا اُن کا یہ میری چشمِ حیراں سے

صید گاہِ دہر میں ہر سانس زیرِ دام ہے
زندگی کہتے ہیں جس کو قیدِ غم کا نام ہے

کر رہے ہیں کعبۂ برقِ تجلّی کا طواف
سوختہ تن پر ہمارے آتشیں احرام ہے

روشنی تصویر میں ڈھل جائے یہ ممکن نہیں
آئنہ تو ہوں مگر مجھ میں مسلسل شام ہے

نت نیا آئینۂ حیرت دکھاتی ہے مجھے
جامِ جم سے بڑھ کے میری گردشِ ایّام ہے

کرچیوں پر منحصر جس کی حقیقت ہے عطاؔ
زندگی کا آئنہ ہی وہ خیالِ خام ہے

آبِ حسرت ہے یہ خوابِ زندگی
ہم نے دیکھا ہے سرابِ زندگی

مر کے بھی ہے زندگی کا امتحاں
ختم ہو گا کب حسابِ زندگی

کرب کی تحریر پر ہے مشتمل
کون دُہرائے نصابِ زندگی

جانتے ہیں خوب انجامِ خمار
پھر بھی پیتے ہیں شرابِ زندگی

اب کہاں تارِ نفس میں وہ چمک
اب کہاں وہ آب و تابِ زندگی

بحرِ شب میں چھپ گیا ہو کر عیاں
خواب کی صورت حبابِ زندگی

چھپ گیا جب زندگی کا آفتاب
بڑھ گئی کچھ اور تابِ زندگی

موت ہی تعبیر ٹھہری کیوں عطاؔ
ہم نے کب دیکھا تھا خوابِ زندگی

متّصل ہے ہر کہانی خواب سے
ہے عبارت زندگانی خواب سے

خواب میں بھی خواب سے ہے واسطہ
منسلک ہوں جاوِدانی خواب سے

کس طرح ڈھلتے ہیں خوابوں میں خیال
پوچھتی ہے شب سہانی خواب سے

روزِ کُن سے دیکھتا آیا ہوں خواب
آشنائی ہے پُرانی خواب سے

دیکھ کر تعبیرِ خوابِ زندگی
ہو رہی ہے بدگمانی خواب سے

اِستفادہ کر رہی ہے اے عطاؔ
ہر غمی ہر شادمانی خواب سے

رُوئے تاباں کو ہوئی زحمت نہ پھر اظہار کی
ہم نے مژگاں میں چھپا لی روشنی دیدار کی

بھر رہا ہے قیس تصویرِ جنوں میں رنگِ شوق
نامکمّل ہے ابھی شائد کہانی پیار کی

عشق میں ہے یوں دلِ مضطر کی حالت جس طرح
دشتِ غم میں بہہ رہی ہو آب جُو آزار کی

آئینہ ہوں اپنی فطرت کا سرِ بزمِ خیال
گفتگو عکاس ہے گویا مرے کردار کی

خوب تھی گل رُو کی خاکِ پا میں تاثیرِ نمو
دشت کی مٹی میں زرخیزی رہی گلزار کی

دیدۂ بے تاب سے ہے جوئے اشکِ خوں رواں
آبیاری ہو رہی ہے گلشنِ دیدار کی

کس طرح کرتا عطا شعلہ کوئی شرحِ نفس
شامِ غم خاموش تھی مشعل مرے افکار کی

ہو دفترِ حیرت کہ دبستانِ غزل
موضوعِ سخن ہیں یہ حسینانِ غزل

وہ جانِ غزل ہیں کہ ہیں جانانِ غزل
پندار میں ہیں صورتِ عنوانِ غزل

ہیں لفظ نوا سنج سرِ مطلعِ شوق
ہے رقص کناں حلقۂ یارانِ غزل

دِکھلائے ہے مٹتے ہوئے خوابوں کے نقوش
ٹوٹا ہوا آئینۂ امکانِ غزل

جنبش ہو اگر دستِ سماعت میں ترے
افکار سے خالی نہیں دامانِ غزل

اب یاد کہاں نغمۂ اُمّیدِ سحر
کیا چھیڑوں عطاؔ سازِ شبستانِ غزل

نقشِ الم ہوں آبِ فنا پر ازل سے میں
اظہار پا رہا ہوں عدم کے کنول سے میں

قائم ہے داغِ عشق سے درماندگی مری
کرتا ہوں غم درست جنوں کے خلل سے میں

اُترا نہ صحنِ دِل میں مرے زندگی کا خواب
نالاں رہا ہوں جسم کے خستہ محل سے میں

صبح ابد کے نور کا پَرتو ہے یہ بھی ایک
واقف ہوں آبگینۂ شامِ اجل سے میں

لمحاتِ اضطراب میں بھی ہے مجھے قرار
خوشیاں کشید کرتا ہوں بے کیف پل سے میں

تخلیق کر رہا ہوں عطاؔ زمزمے نئے
اِک سازِ بے صدا کو چُرا کر غزل سے میں

اَب کے بھی التماس نہ ہو باعثِ ملال
دُہرا رہا ہے کوئی مجھے صورتِ سوال

خود سے نہاں ہوں بھولے ہوئے خواب کی طرح
گویا ہوں اُن کے ذہن سے اُترا ہوا خیال

کھاتا ہوں زخم عشق میں ہر پل نیا مگر
رکھتا نہیں ہوں کوئی بھی اُمیدِ اِندِمال

حاصل ہے تیرے خاک نشینانِ عشق کو
ایسا کمال جس کو نہ آئے کبھی زوال

تھا آپ اپنے پیشِ نظر صورتِ دِگر
دیکھا جو میں نے غور سے آئینۂ وصال

کیفیتِ سروشِ نہاں کیا کہوں عطا
نوکِ سناں پہ اہلِ جنوں کھیلتے ہیں حال

آسائشیں تمام ہوئیں اُلجھنیں تمام
آساں جنوں نے کر دیں مری مشکلیں تمام

اب یہ نظامِ جاں بھی کسی اور کے ہے ہاتھ
مجھ کو جواب دے گئی ہیں ہمتیں تمام

مجھ میں مزاجِ یار دکھاتا ہے اب بہار
معدوم ہو گئی ہیں مری خصلتیں تمام

رکھے گا مشکلاتِ تمنّا میں وہ مجھے
ناپید کر کے راحتوں کی صورتیں تمام

مجھ کو دِکھا رہا ہے کوئی خلوتوں کے خواب
کر کے اسیرِ فکر مری فرصتیں تمام

بارانِ التفات کھڑی دیکھتی رہی
پتھرا گئیں کسی کی عطا حسرتیں تمام

ماضی کی کچھ خبر ہے نہ واقف ہوں حال سے
اُترا ہوا ہوں جب سے میں اپنے خیال سے

اُس کے بھی لاشعور میں اظہار ہے ترا
جو آشنا نہیں ہے ترے خدوخال سے

اے عشقِ بے نیاز ترے دم قدم سے میں
صدیوں سے منسلک ہوں غمِ لازوال سے

آغاز سے نہیں ہے کچھ انجام مختلف
ہوں باخبر میں کیوں نہ جنوں کے مآل سے

کیا کم ہے یہ کہ عشق میں ہوں بے نشان میں
مجھ کو غرض ہو کیوں بھلا اوج و کمال سے

پتھر بنا دیا ہے مجھے عشق نے عطا
واقف میں عیش سے ہوں نہ حزن و ملال سے

عکسِ جاناں چُرا کر آئینے
ہو گئے کچھ اور خوشتر آئینے

جلوہ آرائی سے ہیں جو بے نیاز
کیا دکھائیں گے وہ منظر آئینے

رکھنا پڑتا ہے نظر میں خود کو بھی
بھول جاتے ہیں یہ کیونکر آئینے

یہ جنوں کا کھیل بھی کیا کھیل ہے
ڈھونڈتے رہتے ہیں پتھر آئینے

خودنمائی ہے مزاجِ حُسن میں
ساتھ رکھتا ہے وہ دِلبر آئینے

روشنی تخلیق کرتا ہوں عطؔا
ہیں مری سوچوں کا محور آئینے

درد اُٹھ اُٹھ کر جگر میں دل کو تڑپاتا رہا
کوئی چلمن سے نظر کے تیر برساتا رہا

آتشِ فرقت سے یوں بڑھتی رہیں بے تابیاں
دامنِ صبر و رضا بھی ہاتھ سے جاتا رہا

ہمنوا کوئی نہ تھا جو چھیڑتا سازِ وفا
عشق کا نغمہ تو میں ہر طرز میں گاتا رہا

اشکِ خوں سے کس نے روئے شب کو بخشا تھا نکھار
شامِ غم کے گیسوؤں کو کون سلجھاتا رہا

دشتِ غم کی بے اماں تاریک راتوں میں مجھے
کوئی اَن دیکھا ستارا راہ دکھلاتا رہا

اے عطاؔ بیتی ہیں صدیاں آئے لاکھوں انقلاب
عشق کا پرچم مگر دِن رات لہراتا رہا

مجھ پر جو مہرباں ہوئیں ناکامیاں تمام
صحنِ طرب میں آ بسیں ویرانیاں تمام

جتنی تھیں نیک نامیاں اُس نے سمیٹ لیں
حصے میں میرے آئی ہیں بدنامیاں تمام

وہ آئنہ جو عکسِ وفا بانٹتا رہا
اب اُس میں رہ رہی ہیں پشیمانیاں تمام

سرشارِ عشق کر کے سرِ راہِ مشکلات
اُس نے خرید لیں مری آسانیاں تمام

پہچانتا نہیں ہوں جسے جانتا ہوں میں
حیرت بنی ہوئی ہیں خدا دانیاں تمام

دیکھا جو خوابِ شہرتِ وحشت تو آ بسیں
پندارِ شوق میں مرے گمنامیاں تمام

بے خودی کرتی ہو آغاز سفر کا جیسے
راستہ یاد نہ ہو اپنے ہی گھر کا جیسے

اس طرح مجھ سے وہ کترا کے گزر جاتے ہیں
میں بھی پتھر ہوں کسی راہ گزر کا جیسے

مصحفِ شوق مرا تکتے ہیں یوں اہلِ نظر
کوئی شہکار ہو یہ میرے ہُنر کا جیسے

شب سے مانوس کچھ ایسے ہیں شبِ غم کے چراغ
منتظر کوئی نہ ہو وقتِ سحر کا جیسے

یوں رواں خاک بسر رہنا ہے ہر دم مجھ کو
کوئی انجام نہ ہو میرے سفر کا جیسے

اپنے ہونے کا یقیں آ نہ سکا مجھ کو عطؔا
میری تصویر بھی دھوکا ہو نظر کا جیسے

ہے ٹھوکر میں شاہی ہتھیلی پہ سر ہیں
ترے عاشقوں کے جگر کیا جگر ہیں

سرِ رہگزر تھے سرِ رہگزر ہیں
ازل سے ہی ہم لوگ محوِ سفر ہیں

ترے نامرادوں کی جنت نہ دوزخ
وہیں مطمئن ہیں جہاں ہیں جدھر ہیں

نہ داغِ تمنّا نہ سوزِ جنوں ہے
مزے اب وہ رنج والم کے کدھر ہیں

پر و بال تھے جن کے وہ اُڑ نہ پائے
وہی اُڑ رہے ہیں جو بے بال و پر ہیں

شفا کے لیے دیتے ہیں زہر مجھ کو
مرے چارہ گر بھی عجب چارہ گر ہیں

سنانے چلے آئے تم حال اُن کو
جو خود اپنے حالات سے بے خبر ہیں

نہ منزل ہے کوئی نہ کوئی ٹھکانہ
عطاؔ اِک زمانے سے ہم دربدر ہیں

متفرقات

کیونکر مری تصویر میں ہو میری نمود
بے شکل کا آئینۂ اظہار ہوں میں

●●●

وہ آسماں ہوں حسرتِ ناکام کا جسے
ٹوٹا ہوا بھی کوئی ستارہ نہیں مِلا

تھے آئنے ہزارہا اُن کے خیال میں
لیکن کسی میں عکس ہمارا نہیں مِلا

●●●

جرمِ وفا کی خود کو سزا دے رہا ہوں میں
خود آتشِ اَلم کو ہوا دے رہا ہوں میں

آئینۂ عدم کو بسا کر خیال میں
تصویرِ غم کو رنگِ بقا دے رہا ہوں میں

●●●

مشعلِ جاں بھی جلا سکتا نہیں
موم کے گھر میں بسیرا ہے مرا

زندگی کے غم سے دیتی ہے نجات
موت ہی شائد مسیحا ہے مرا

•••

عطا ہوتی ہے نسبت گُل رُخوں کی جن کو دُنیا میں
پسِ مردن وہ خوشبو بن کے اُڑ جاتے ہیں مدفن سے

•••

مری ہستی کا سایہ بھی جہاں ناپید رہتا ہے
وہی تیرے وجودِ بے کراں کا دشتِ اِمکاں ہے

•••

خود سے ملوں میں اتنی بھی فرصت نہیں مجھے
اب اپنے آپ کی بھی ضرورت نہیں مجھے

•••

نہ نوید شامِ غم ہے نہ وہ صبحِ آگہی ہے
مرے شہرِ آرزو میں وہی قحطِ زندگی ہے

•••

مجھ میں کوئی نہیں ہے اپنا پن
خاکِ پا کس کی تھی بنائے وجود

روز کرتا ہوں ابتدائے جاں
روز ہوتی ہے انتہائے وجود

عمر بھر کی عطاؔ محبت کا
ہیں اثاثہ یہ زخم ہائے وجود

●●●

کس قدر نازک سے نازک تر ہوئے لمحات دوست
کس قیامت کا نظارہ بن گئے حالات دوست

دوستی کا حق ادا کرنا انھیں آتا ہے خوب
بھیجتے رہتے ہیں مجھ کو درد کی سوغات دوست

ہم عطاؔ کو رو رہے ہیں وہ عطاؔ سے بے نیاز
کیا بنائیں کیا بنے بگڑی ہوئی ہے بات دوست

●●●

زندگی اور موت کا اِک کھیل ہے یہ راہِ عشق
نت نیا انجام ہے اور نت نیا آغاز ہے

رات ہو جاتی ہے جب کروٹ بدل لیتا ہے دن
وقت کے پہلو بدلنے کا بھی کیا انداز ہے

"لی مع اللہ" کے نام سے محبوب الٰہی عطا کا مجموعہ دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ اُردو کا دامن وسیع بھی ہے اور اس میں نعتِ نبی ﷺ کو بیان کرنے کے ان گنت اسالیب اور امکان اب بھی کھلے ہیں۔ محبوب الٰہی عطا کے رباعیات کے مجموعے جن میں مطلعِ انوار، انوارِ سرمدی، چرخِ اطلس اور زمزمۂ ہاتف شامل ہیں، ان کی فنی عظمت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ نعت کہنا خود پُل صراط پر چلنے کے مترادف ہے کیونکہ یہ ادبی، اسالیبی، ایمانی اور اعتقادی احتیاط کا میدان ہے اور جب نعت رباعی جیسی مشکل ہیئت میں کہی جارہی ہو تو مشکلات کئی گنا بڑھ جاتی ہیں لیکن ان مشکلات سے عہدہ برآ ہونے کے لیے تائیدِ ایزدی کس طرح راہ کھولتی ہے اس کا مظاہرہ محبوب الٰہی عطا کے مجموعہ ہائے رباعیات کو دیکھ کر ہوتا ہے۔

"لی مع اللہ" عطا کا وہ مجموعۂ نعت ہے جو نعتِ نبوی ﷺ کی ان جہتوں کو بیان کرتا ہے جن میں ایمانی پختگی بھی شامل ہے، بارگاہ نبوت ﷺ سے تعلق بھی، توحید کا بیان بھی شامل ہے اور کیفیاتِ عشق کا تذکرہ بھی۔ حق یہ ہے کہ زندگی ہی نہیں بلکہ کائنات کا مرکز حضور اکرم ﷺ کی ذات ہے۔ اس حقیقت کا جس والہانہ انداز سے عطا نے تذکرہ کیا ہے وہ پڑھنے والے کے دِل میں بھی انہیں کیفیات کی تولید کا باعث بنتا ہے۔

نذیر احمد غازی

سابق جج لاہور ہائی کورٹ

شعری مجموعہ "لی مع اللہ" تمام تر تابانیوں کے ساتھ جلوہ افروز ہے۔ اِس تازہ مجموعے میں بھی حمدیہ/نعتیہ رُباعیات، کلامِ نعت، سلام و منقبت اور غزلیات شامل ہیں۔

---حیرت ہوئی اور بڑی خوشی بھی کہ ماشاءاللہ کس التزام سے یعنی تسلسل کے ساتھ، کس انہماک سے اور کس قدر قلبی وارفتگی، عقیدت و محبت اور نیازمندی کے ساتھ محبوب الٰہی عطؔا اپنے رشحاتِ قلم سے ایک عالم کے دِل منور کر رہے ہیں، سب کو سرشار و سرمست کر رہے ہیں، یہ سعادت و خدمت کسی کسی کو اللہ تبارک و تعالیٰ ودیعت کرتا ہے، بارگاہِ نبوی ﷺ میں کسی کسی کی رسائی مقدر ہوتی ہے، صحابہ کرام، اہلِ بیت اطہار اور اولیاء و اکابرین کا کوئی محبوب بندہ ہوتا ہے، کوئی مرید و مخلص کہ وہ اس عزت سے نوازا جاتا ہے، عطؔا پر یہ عطائے شیخ بھی ہے، یعنی تکیہ شاہ محمد ہری پور کے سجادۂ طریقت خواجہ محمد افضل چشتی قادریؒ کا احسان و کرم کہ جن سے عطؔا کو قربِ خاص حاصل رہا۔

میں نے محبوب الٰہی عطؔا کے شعری مجموعے دیکھے تو آنکھوں سے لگائے اور چاہا کہ ہر مصرع ہر سطر کو صفحۂ دِل پر مرتسم کرلوں، بے ساختہ عطؔا کے لیے دِل سے ہزاروں دُعائیں نکلیں کہ کیا سعیٔ بے نظیر ہے، کیا کیف و رنگ ہے، کیا فکر و اسلوب ہے، کیا اندازِ بیاں ہے، کیا صورتِ اظہار ہے، کیا عمدہ لفظیات ہے، کیا معنی آفرینی ہے، کیا ادب واحترام ہے، کیا حُسنِ انتظام ہے۔ محبوب الٰہی عطؔا کے یہاں خالی عشقی، متصوفانہ اور حکیمانہ موضوعات کا بھرپور اظہار ہی نہیں ملتا بلکہ لمحہ لمحہ، قدم قدم پر وہ اعلائے کلمۃ الحق کا نعرہ بلند کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

سیّد احمد رئیس

Misaal PUBLISHERS
misaalpb@gmail.com
Tel:+92-41-2643841, Cell:+92-41-333-9933221
ISBN: 978-969-581-144-3
9789695811443